Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم   نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم   وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

جلد 54

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 49

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

3 ذیقعدہ 1426 ہجری 6 فتح 1384 ہش 6 دسمبر 2005

اخبار احمدیہ

قادیان 3 دسمبر (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے ماریشس میں جلسہ سالانہ کے موقع پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو جماعت احمدیہ کے جلسوں کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللّٰھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ و امرہ۔

جماعت احمدیہ کے جلسوں کا سب سے بڑا مقصد اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے

اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے یہ دن آپ لوگ دعاؤں اور عبادتوں میں گزارنے کی کوشش کریں اگر یہ مقصد آپ نے حاصل کرلیا اور پھر اسے اپنی زندگیوں کا دائمی حصہ بنانے کی کوشش کی تو سمجھ لیں کہ آپ کا اس جلسہ میں حاضر ہونے کا مقصد پورا ہوگیا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2 دسمبر 2005 بر موقع جلسہ سالانہ ماریشس

قادیان 2 دسمبر 2005ء سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج جماعت احمدیہ ماریشس کے 44ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح خطبہ جمعہ سے فرمایا خطبہ سے قبل حضور فلیگ پوسٹ پر تشریف لے گئے اور لوائے احمدیت لہرایا۔ تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے آیت قرآنی۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا آج اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ ماریشس اپنا 44واں جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے جو کہ غالباً کسی بھی خلیفہ وقت کی موجودگی میں پہلا جلسہ سالانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور یہ جلسہ جماعت کی روحانی اور عددی ترقی میں ایک سنگ میل ثابت ہو۔

حضور اقدس نے فرمایا یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ کے جلسوں کے خاص مقاصد ہوتے ہیں اور سب سے بڑا مقصد اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا کرنا ہے۔ اس کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا کرنا ہے۔ اور اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے یہ دن آپ لوگ دعاؤں اور عبادتوں میں گزارنے کی کوشش کریں اگر یہ مقصد آپ نے حاصل کرلیا اور پھر اسے اپنی زندگیوں کا دائمی حصہ بنانے کی کوشش کی تو سمجھ لیں کہ آپ کا اس جلسہ میں حاضر ہونے کا مقصد پورا ہو گیا۔ پس ان تین دنوں میں خاص طور پر خود بھی اور اپنے عزیزوں دوستوں کے اندر بھی یہ احساس پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ فرمایا اگر آپ نے جلسہ کے مقاصد کو حاصل کرلیا تو نہ صرف ان تین دنوں میں آپ روحانی ترقی حاصل کریں گے بلکہ جلسہ کے بعد بھی آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے بن جائیں گے۔ فرمایا اس جذبے کو جو پاک تبدیلی پیدا کرنے والا جذبہ ہے اس کو آگے بڑھانا ہے اس کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق پر عمل کرنے کیلئے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ آپس میں محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ایک جگہ ٹھہرنا نہیں۔ آگے سے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ تمہاری زندگیوں کا مقصد "فاستبقوا الخیرات" ہونا چاہئے۔ تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

فرمایا احمدی خوش قسمت ہیں جو اس زمانہ کے امام کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں۔ پس آپ کو اپنے احمدی ہونے پر فخر اور ناز ہونا چاہئے کہ آپ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی اور آپ کے حکم پر ایمان لانے والے ہیں۔ لیکن یہ ایمان تب ہی کامل ہوگا جب آپ آنحضرت کے اس عاشق صادق کی تعلیم پر عمل بھی کر رہے ہوں گے۔ ان نصائح پر عمل کر رہے ہوں گے جو آپ نے قرآن کریم اور سنت نبوی کی روشنی میں ہمیں فرمائی ہیں۔ آج حضرت مسیح موعودؑ سے زیادہ قرآن اور سنت کو سمجھنے والا کوئی نہیں کیونکہ آپ کو آنحضرت ﷺ نے حکم و عدل کہہ کر بتادیا کہ یہی وہ شخص ہے جس کو قرآن و سنت کا صحیح فہم اور ادراک ہے۔

حضور اقدس نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات جو روحانیت میں ترقی کرنے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے متعلق ہیں پڑھ کر سنائے۔ فرمایا عزیزو خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو موجودہ فلسفے کی زہر تم پر اثر نہ کرے ایک بچے کی طرح بن کر اس کے پیچھے چلو نماز پڑھو! نماز پڑھو! کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ فرمایا نمازوں کی طرف توجہ دو اور نمازیں صرف دکھاوے کیلئے یا وقتی جوش سے نہ پڑھو بلکہ جس طرح آج کل میں دیکھ رہا ہوں کہ مسجدیں بھری ہوئی ہیں آپ کی تمام مساجد سارا سال اسی طرح بھری رہنی چاہئیں۔ پھر عبادتوں کے ساتھ اہم چیز تمہارے دوسرے اعمال ہیں ان اعمال میں تمہاری عبادتوں کا اثر ظاہر ہونا چاہئے۔ مقبول عبادات کے نتیجہ میں حسن عمل پیدا ہوتا ہے تمہارے ہر قول و فعل سے سچائی ظاہر ہونی چاہئے کبھی دھوکہ اور جھوٹ تمہارے کسی عمل سے ظاہر نہ ہو۔ کیونکہ جھوٹ شرک کی طرف لے جانے والی چیز ہے۔ اللہ کے دو بڑے حکم ہیں۔ ہمیشہ ان کو پیش نظر رکھو ایک خدا کو ماننا اور اس کی محبت دل میں قائم رکھنا اس سے بڑھ کر کسی سے محبت نہ کرنا اور دوسرے اللہ کی مخلوق کی خدمت۔

حضور انور نے احباب جماعت کو ایم ٹی اے سے فائدہ اٹھانے اور خاص طور پر خطبہ جمعہ سننے کی طرف خصوصی توجہ دلائی فرمایا اس طرف جماعتی نظام اور ذیلی تنظیمیں خاص توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسہ بے شمار فضلوں کا موجب بن جائے

❁❁❁

114واں جلسہ سالانہ قادیان 2005 مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 114ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2005 (بروز سوموار۔ منگل وار۔ بدھوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت** ::اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی 17ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2005ء (بروز جمعرات) کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کرکے تیاری شروع کردیں۔ اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلیشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بدر بورڈ قادیان

غلاموں کیلئے نوید مسرت

6۔آخری

گزشتہ چند مضامین میں ہم سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان آمد کے حوالہ سے ذکر کرتے ہوئے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی برکات کا تذکرہ کر رہے تھے ہم نے ذکر کیا تھا کہ ان دنوں مسلم دنیا بڑی بے چینی میں مبتلا ہے اور یہ محسوس کر رہی ہے کہ خلافت کے بغیر ہم ترقی نہیں کر سکتے اور اس کیلئے وہ اپنی سوچ اور نظریئے کے مطابق خلافت کی خواہش کر رہے ہیں لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے تو خلافت حقہ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جاری فرمادیا ہے اس لئے اب انہیں دیر سویر اس خلافت کو قبول کرنا ہوگا اللہ تعالیٰ ان کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔ویسے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی برکات اور دن دگنی رات چوگنی ترقیات کو دیکھ کر روزانہ ہی بیسیوں سعید روحیں اس خلافت کے دامن کے ساتھ وابستہ ہوتی چلی جارہی ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ ہم خلافت حقہ کے دامن سے وابستہ ہیں اور ان برکات وفیوض سے عرصہ سو سال سے متمتع ہورہے ہیں جن کا وعدہ سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے غلام صادق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔اب جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے اس مبارک خلافت کے قیام پر 2008ء میں سو سال پورے ہونے والے ہیں اور اس کیلئے ہم عالمگیر سطح پر کوششوں اور دعاؤں میں مصروف ہیں اور سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ قادیان آمد کے عظیم مقاصد میں سے دراصل ایک یہ مقصد بھی شامل ہے کہ خلافت کی صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں قادیان دارالامان اور ہندوستان میں عظیم روحانی پروگرام طے کئے جائیں اور قادیان کی شان کو دوبالا کیا جائے۔اور یہ پوری دنیا میں اپنی چمک دکھلائے۔اس کیلئے حضور انور نے تمام دنیا کے احمدیوں کو ایک تو یہ اپیل کی ہے کہ وہ صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں مالی جہاد میں حصہ لیں چنانچہ دُنیا بھر کے 180 سے زیادہ ممالک اس مالی جہاد میں مصروف ہیں قادیان میں دوسرے چندوں کے علاوہ خاص اس غرض کیلئے 60لاکھ روپے کی تحریک کی گئی ہے۔اور تحفہ برائے خلافت جوبلی اس کے علاوہ ہے جس میں بھارت کے مخیر دوست حصہ لیں گے۔الحمدللہ کہ بھارت کے مخلص احمدی بھائی ان مبارک تحریکات میں دل کھول کر حصہ لے رہے ہیں۔کیونکہ وہ عرصہ سو سال سے خلافت کی قدر و اہمیت اور عزت، عظمت سے اچھی طرح واقف ہیں۔

علاوہ اس کے سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخالفین ومعاندین کی شرارتوں سے بچنے کیلئے اور حاسدین کے حسد سے محفوظ رہنے کیلئے احباب جماعت عالمگیر کو تحریک فرمائی ہے کہ وہ صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں حضور کے مقرر فرمودہ عبادات اور دعاؤں کے پروگرام میں حصہ لیں عبادات اور دعاؤں کا یہ پروگرام ہم وقتاً فوقتاً اخبار میں شائع کرتے رہتے ہیں۔جس میں ایک پروگرام یہ ہے کہ احباب جماعت عالمگیر جماعتی طور پر مہینہ میں ایک نفلی روزہ رکھیں۔قادیان دارالامان میں جماعتی طور پر یہ روزہ ہر ماہ کے آخری سوموار کو رکھا جارہا ہے اس طرح حضور اقدس کا یہ بھی ارشاد ہے کہ روزانہ دو نفل بھی ادا کئے جائیں۔علاوہ اس کے دُعاؤں کا پروگرام جس میں روزانہ سات مرتبہ سورہ فاتحہ کی تلاوت اس کے معانی ومفہوم کو سمجھ کر کرنے کی ہدایت ہے۔پھر اس میں وہ دُعائیں شامل ہیں جن میں دشمنان کی سختیوں اور مخالفت کے وقت اللہ تعالیٰ سے التجا کی گئی ہے کہ وہ ہمیں صبر عظیم کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ثابت قدمی نصیب کرے۔پھر چونکہ کثرت سے لوگ جماعت میں شامل ہورہے ہیں اس طرح جو پرانے احمدی ہیں ان سب کیلئے یہ دُعا کی تلقین بھی فرمائی ہے کہ ہدایت حاصل ہوجانے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ ہوجائیں اور اس کی رحمتوں کے ہم وارث بنتے چلے جائیں۔ علاوہ ازیں ان دعاؤں میں تسبیح وتحمید اور درود شریف کا ورد شامل ہے۔استغفار کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر عالمگیر جماعت احمدیہ حضور انور کے ارشاد کی روشنی میں صد سالہ خلافت جوبلی کی مالی تحریک کے ساتھ ساتھ عبادات اور دُعاؤں کے اس روحانی پروگرام کو جاری کرلے گی تو اللہ تعالیٰ ہمیں محض اپنے فضل سے ایک عظیم طاقت بنادے گا انشاء اللہ۔آخر پر ہم احباب جماعت سے نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ حضور انور کے نزول در قادیان کو مدنظر رکھتے ہوئے دعاؤں میں تیزی لانے کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ حضور اقدس کی خصوصی حفاظت فرمائے اور حضور کے مبارک دور میں اسلام کو عالمگیر روحانی غلبہ عطا فرمائے۔آمین۔اللھم آمین ذیل میں ہم خلافت جوبلی کا روحانی پروگرام درج کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

1- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ،شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کرلیا جائے۔

2- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

3- الحمد لله رب العٰلمين الرحمن الرحيم مالک يوم الدين اياک نعبد وایاک نستعین اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضآلین (روزانہ کم از کم سات دفعہ پڑھیں)

ترجمہ::اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔جزا سزا کے دن کا مالک ہے تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

4- رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ:251)

ترجمہ::اے ہمارے رب!ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (ال عمران:9) **ترجمہ**::اے ہمارے رب!ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ

ترجمہ::اے اللہ!ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوبُ اِلَيْهِ **ترجمہ**::میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ **ترجمہ**::اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ ابراهيم اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كما باركت على ابراهيم وعلىٰ آل ابراهيم انك حميد مجيد **ترجمہ**:: اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔اے اللہ برکتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں) (منیر احمد خادم)

صداقت کا پرچم اڑاتا چلا جا

صداقت کا پرچم اڑاتا چلا جا
محبت کا ڈنکا بجاتا چلا جا
خیالات روشن مقدس ارادے
توکل کی دولت لٹاتا چلا جا
دلوں کی زمیں میں محبت سے اپنی
نقوشِ وفا کو جماتا چلا جا
عمل کی ضیاء فکر کی روشنی سے
چراغِ یقیں کو جلاتا چلا جا
مصائب کی پُر خوف راہوں سے مت ڈر
حوادث سے زور آزماتا چلا جا
زمانے کے جَور و ستم سے نہ گھبرا
زمانے کا ہر غم اٹھاتا چلا جا

خطبہ جمعہ

جماعت کا فرض بنتا ہے کہ شہداء اور ان کی اولادوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جماعت احمدیہ کی سو سال سے زائد کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جب بھی جماعت پر ایسا موقع آیا تو جماعت کے افراد نے صبر اور حوصلے کے ساتھ تمام ظلم برداشت کئے۔

شمالی پاکستان اور کشمیر کے علاقہ میں خوفناک زلزلہ کے متأثرین کی امداد کے لئے جماعت اپنے وسائل کے لحاظ سے محض اللہ کی خاطر خاموشی کے ساتھ خدمت میں مصروف ہے۔

وطن کی محبت کا تقاضا ہے کہ ہر پاکستانی احمدی اس کڑے وقت میں اپنے بھائیوں کی مدد کرے۔ عملی طور پر بھی اور دعاؤں سے بھی۔

جماعت احمدیہ نے اس ملک کے بنانے میں بھی حصّہ لیا ہے اور انشاء اللہ اس کی تعمیر و ترقی میں بھی ہمیشہ کی طرح حصّہ لیتی رہے گی۔

آفات و مصائب سے بچاؤ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعاؤں کا تذکرہ۔
دنیا کی ہدایت کے لئے اور آفات سے محفوظ رہنے کے لئے ہر احمدی کو دعا کرنی چاہئے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 14/اکتوبر 2005ء(14/اخاء 1384 ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ۔ بَلْ أَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ۔ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ۔ الَّذِيْنَ إِذَآ أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾

(سورۃ البقرہ آیات 155 تا 157)

گزشتہ دنوں دو ایسے واقعات ہوئے جنہوں نے ہر احمدی کے دل میں چاہے وہ کہیں کا بھی رہنے والا احمدی ہے، ایک غم اور درد کی لہر دوڑا دی۔ مختلف ممالک سے خطوط کے ذریعہ سے اس کا اظہار ہوا۔ خاص طور پر پاکستانی احمدیوں کے لئے یہ دونوں صدمے بہت تکلیف دہ تھے۔ ہر دل بے چین ہو گیا۔ ایک واقعہ تو گزشتہ جمعہ کو ہوا تھا جس کا میں نے خطبہ کے آخر پر ذکر بھی کیا تھا۔ دوسرا واقعہ دوسرے روز صبح ایک خوفناک زلزلے کا تھا جس نے شمالی پاکستان اور کشمیر کے وسیع علاقے میں خوفناک تباہی پھیلائی۔

جہاں تک پہلے واقعہ کا تعلق ہے ہمیں پتہ ہے کہ الٰہی جماعتوں پر امتحان آتے ہیں۔ تمام انبیاء پر ایسی سختیاں اور ظلم ہوئے اور انہوں نے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے آگے فریاد کی اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ جماعت احمدیہ کی گزشتہ سو سال سے زائد کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جب بھی جماعت کے افراد پر یا جماعت پر ایسا موقع آیا تو جماعت کے افراد نے صبر اور حوصلے کے ساتھ تمام ظلم برداشت کئے۔ کبھی قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لیا۔ اور اسی صبر کا نتیجہ ہے کہ ہر ایسے واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ جماعت کو پہلے سے بڑھ کر نوازتا ہے اور نوازتا چلا جا رہا ہے، اور انشاء اللہ تعالیٰ نوازتا رہے گا۔ اس لئے آج بھی افراد جماعت کو اور خاص طور پر ان لوگوں کو جن کے بچے، بھائی یا خاوند شہید ہوئے یا زخمی ہوئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے صبر کے ساتھ اس کا رحم اور فضل مانگتے رہنا چاہئے۔ یہ افراد جو شہید ہوئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمیشہ کی زندگی پا گئے اور جماعت احمدیہ کی تاریخ کا حصہ بن گئے ہیں جن کو آئندہ آنے والی نسلیں ہمیشہ یاد رکھیں گی۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں یہی مضمون اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جاتے ہیں ان کے متعلق یہ مت کہو کہ وہ مُردہ ہیں۔ وہ مُردہ نہیں مگر تم نہیں سمجھتے۔ کتنا بڑا اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا ہے، وہ ہمیشہ کی زندگی پانے والے ہیں۔ پس مونگ کے یہ آٹھ شہید اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر حاصل کرنے والے ہیں۔ پھر ان لوگوں کا خون تو اُس وقت بہایا گیا تھا جب خدا کے گھر میں اس کی عبادت میں مصروف تھے۔ ظالمانہ طور پر گولیوں کا نشانہ اس وقت بنایا گیا تھا جب وہ خدا کے حضور جھکے ہوئے تھے۔ یقیناً یہ شہداء اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہمیشہ کی زندگی پانے والے ہیں۔ پس ہر احمدی جس نے خدا کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا اور شہادت کا مقام پایا، اس کے عزیز اور رشتہ دار اور ہر احمدی کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ یہ خدا کی خاطر قربانی کرنے والے اپنی دائمی زندگی بنا گئے ہیں، ہمیشہ کی زندگی بنا گئے ہیں۔ گو ان کے بچوں اور قریبی عزیزوں کے لئے یہ صدمہ بہت بڑا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ملنے کے بعد ہم نے حوصلے اور صبر سے اس کو برداشت کرنا ہے اور اس آزمائش پر پورا اترنا ہے، ان کے لئے دعا کرنی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے کبھی بھی جماعت کی قربانیاں ضائع نہیں کیں اور یہ قربانیاں بھی انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔ لیکن وہی بات ہے کہ ہمیں صبر سے کام لینا چاہئے۔ ہمارے لئے خوشخبریاں بھی اسی صورت میں ہیں جب ہم صبر کریں گے۔ اللہ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم ہمیشہ ان لوگوں میں شامل ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ﴿الَّذِيْنَ إِذَآ أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ یعنی ان پر جب بھی کوئی مصیبت آتی ہے تو گھبراتے نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ پس جب یہ سوچ ہو گی تو اللہ تعالیٰ اپنی خاطر قربانی دینے والے افراد کے درجات تو بلند فرما ہی رہا ہو گا۔ ان شہداء کے پیچھے رہنے والوں کے لئے یہ امتحان آسان کر دے گا۔ اور نہ صرف یہ کہ یہ امتحان آسان فرمائے گا بلکہ اپنے فضل سے ایسی برکات سے اور ایسے فضلوں سے نوازے گا کہ بندہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایک مومن کو کوئی دکھ پہنچے یا رنج پہنچے یا تنگی اور نقصان پہنچے اور اگر وہ صبر کرتا ہے تو اس کا یہ طرز عمل بھی اس کے لئے خیر و برکت کا باعث بن جاتا ہے۔ کیونکہ وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شہداء کے تمام عزیزوں کو صبر سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی جناب سے بے انتہا نوازے۔

ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو اور حتی المقدور بدی کے مقابلے سے پرہیز کرو۔ تا آسمان پر تمہاری مقبولیت لکھی جاوے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور دل ان کے خدا کے خوف سے پگھل جاتے ہیں انہیں کے ساتھ خدا ہوتا ہے"۔

پس ہمارا کام ہے کہ صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں۔ اللہ کا خوف ہمارے سب خوفوں پر غالب ہو۔ اور اس کی رضا کا حصول ہماری زندگی کا مقصد ہو۔ بعض لوگ جلد بازی میں مخالف پر بعض دفعہ طعن و تشنیع کر جاتے ہیں یا دوسروں سے طعن و تشنیع کی باتیں کر جاتے ہیں۔ ایک احمدی کو یہ زیب نہیں دیتا۔ کسی نے مجھے کسی کی شکایت بھی لکھی تھی۔ ہم نے اپنا جو ایک امتیاز قائم رکھا ہوا ہے اسے قائم رکھنا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"کیا وہ شخص جو سچے دل سے تم سے پیار کرتا ہے اور سچ مچ تمہارے لئے مرنے کو بھی تیار ہوتا ہے اور تمہارے منشاء کے مطابق تمہاری اطاعت کرتا ہے اور تمہارے لئے سب کچھ چھوڑتا ہے کیا تم اس سے پیار نہیں کرتے؟ اور کیا تم اس کو سب سے عزیز نہیں سمجھتے؟ پس جب تم انسان ہو کر پیار کے بدلے میں پیار کرتے ہو پھر کیونکر خدا نہیں کرے گا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ واقعی اس کا وفادار دوست کون ہے اور کون غدار اور دنیا کو مقدم رکھنے والا ہے۔ سو تم اگر ایسے وفادار ہو جاؤ گے تو تم میں اور تمہارے غیروں میں خدا کا ہاتھ ایک فرق قائم کر کے دکھلائے گا"۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ:

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین پر بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا، اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی اس بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا کہ خدا تمہاری آزمائش کرے"۔

تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ درخت بڑھا اور بڑھ رہا ہے۔ اور ایک جگہ آپؑ نے فرمایا چھوٹی چھوٹی شاخ تراشیاں اس لئے ہوتی ہیں کہ مزید بہتری پیدا ہو۔ پس ہمارا کام اس ایمان پر قائم رہنا ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اس دنیا میں ہمیشہ سب شہیدوں کی اولادوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے۔

ضمناً مَیں یہ بھی ذکر کر دوں کہ رمضان سے کچھ عرصہ پہلے ہی (شاید ایک ڈیڑھ مہینہ پہلے) کوئٹہ میں بھی ایک شہادت ہوئی تھی۔ وقتاً فوقتاً اِکا دُکا وہاں تو ہوتی رہتی ہیں۔ یہ بڑا ایک حادثہ ہوا تھا رمضان سے پہلے۔ ان کی اولاد کو بھی سب لوگ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ سب جماعت کا فرض بنتا ہے کہ شہداء اور ان کی اولادوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور آئندہ جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔

اب مَیں کچھ ذکر گزشتہ دنوں پاکستان میں جو زلزلہ آیا ہے، اس کا کرنا چاہتا ہوں۔ یہ زلزلہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ شمالی پاکستان کے کچھ حصوں اور کشمیر کے علاقے میں بہت زیادہ تباہی پھیلا کر گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کا ہر فرد بحیثیت انسان اور بحیثیت مسلمان بھی اس آسمانی آفت پر دل میں درد اور دُکھ محسوس کر رہا ہے۔ اور ہم پاکستانی احمدی تو اپنے بھائیوں کی تکلیف اور دُکھ دیکھ کر انتہائی دکھ اور کرب میں ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمارے ہم وطنوں کی تکلیفوں کو کم کرے اور انہیں آفات سے بچائے۔ مَیں نے صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان اور صدر آزاد کشمیر اور وزیر اعظم آزاد کشمیر کو جو افسوس کا خط لکھا تھا اس میں بھی انہیں یقین دلایا تھا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ کی طرح ان کی ہر ممکن مدد کرے گی۔ وطن کی محبت کا تقاضا بھی یہ ہے کہ ہر پاکستانی احمدی اس کڑے وقت میں اپنے بھائیوں کی مدد کرے۔ عملی طور پر بھی اور دعاؤں سے بھی۔ اپنی تکلیفوں کو بھول جائیں اور دوسرے کی تکلیف کا خیال کریں۔ جماعت احمدیہ نے پہلے دن سے ہی جب سے کہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا ہے ہمیشہ پاکستان اور مسلمانوں کے حقوق کے لئے قربانیاں دی ہیں اس لئے یہ تو کبھی کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایک احمدی کا کوئی مسلمان بھائی تکلیف میں ہو یا ملک پر کوئی مشکل ہو اور ایک احمدی پاکستانی شہری دُور کھڑا صرف نظارہ کرے اور اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش نہ کرے۔ پس جماعت احمدیہ نے اس ملک کے بنانے میں بھی حصہ لیا ہے اور انشاء اللہ اس کی تعمیر و ترقی میں بھی ہمیشہ کی طرح حصہ لیتی رہے گی۔ کیونکہ آج ہمیں "وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے" کا سب سے زیادہ ادراک ہے۔ آج احمدی ہے جو جانتا ہے کہ وطن کی محبت کیا ہوتی ہے۔ اور جس جس ملک میں بھی احمدی بستا ہے وہ اپنے وطن سے، اپنے ملک سے خالص محبت کی عملی تصویر ہے۔ اس لئے اگر کسی کے دل میں یہ خیال ہے کہ پاکستانی احمدی ملک کے وفادار نہیں ہیں تو یہ اس کا خام خیال ہے۔

Syed Bashir Ahmed

Proprietor

Aliaa Earth Movers

(Earth Moving Contractor)

Available :

Tata Hitachi, Ex200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

گو کہ اس زلزلے کے بعد سے فوری طور پر ہی افراد جماعت بھی اور جماعت احمدیہ پاکستان بھی اپنے ہموطنوں کی، جہاں تک ہمارے وسائل ہیں، مصیبت زدوں کی مدد کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن مَیں پھر بھی ہر پاکستانی احمدی سے یہ کہتا ہوں، ان کو یہ توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ اِن حالات میں جبکہ لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں، کھلے آسمان تلے پڑے ہوئے ہیں، حتی المقدور ان کی مدد کریں۔ جو پاکستانی احمدی باہر کے ملکوں میں ہیں، ان کو بھی بڑھ چڑھ کر ان لوگوں کی بحالی اور ریلیف (Relief) کے کام میں حکومت پاکستان کی مدد کرنی چاہئے۔ وہاں کی ایمبیسیوں نے جہاں جہاں بھی فنڈ کھولے ہوئے ہیں اور جہاں ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First) نہیں ہے، ان ایمبیسیز میں جا کر مدد دے سکتے ہیں۔

ہماری ذمہ داریاں تو کئی طرح بنتی ہیں۔ ایک بحیثیت انسان، جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ایک احمدی کو سب سے زیادہ انسانیت کا ادراک حاصل ہے۔ ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم محسن انسانیتؐ کے سب سے زیادہ عاشق ہیں۔ اس لئے آج اگر دکھی انسانیت ہمیں بلا رہی ہے تو ہمیں اس کی مدد کے لئے آگے آنا چاہئے۔ یہ مَیں صرف اس لئے نہیں کہہ رہا کہ مَیں پاکستانی ہوں اس لئے پاکستان کی مدد کریں۔ انڈونیشیا میں طوفان آیا وہاں بھی ہم نے مدد کی ہے اور جگہوں پر بھی آیا، وہاں پہ بھی مدد کی۔ ایران میں بھی کی، جاپان میں بھی کی۔ تو ہر جگہ جماعت احمدیہ ہمیشہ کرتی ہے۔ لیکن ہم میں سے یہاں بیٹھے ہوئے اکثریت جو پاکستانیوں کی ہے، اپنے وطن کی محبت کا تقاضا ہے کہ ان کو بہرحال مدد کرنی چاہئے۔ اور بحیثیت ایک مسلمان، قطع نظر اس کے کہ وہ لوگ ہمیں کیا سمجھتے ہیں، ہم بہرحال مسلمان ہیں اور وہ بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ اس لئے بحیثیت مسلمان ہمیں مدد کرنی چاہئے۔ عوام کی اکثریت کم علمی کی وجہ سے اپنے بعض علماء کے پیچھے پڑ کر ہمارے خلاف ہے لیکن یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ منسوب ہونے کا کم از کم دعویٰ رکھتے ہیں۔ اس لئے آج یہ تکلیف میں ہیں تو ہمیں اپنی تکلیفیں بھلا کر ان کی مدد کرنی چاہئے۔ پھر پاکستانی احمدی کا جیسا کہ مَیں نے کہا ایک پاکستانی شہری کی حیثیت سے بھی یہ فرض بنتا ہے کہ اس آسمانی آفت کی وجہ سے ملک میں جو تباہی آئی ہے اس کی بحالی کے لئے ملک کی مدد کریں۔

آسمانی آفات جب آتی ہیں تو پھر چھوٹا، بڑا، بچہ، بوڑھا، غریب، امیر سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔ دیکھ لیں خبریں یہی بتاتی ہیں کہ بعض شہروں میں سرکاری افسران بھی اور ممبر آف پارلیمنٹ بھی، سیاسی لیڈر بھی، سکولوں کے بچے بھی، عورتیں بھی، بوڑھے بھی، سب کے سب بعض جگہوں پہ اس زلزلے کی وجہ سے مکانوں کے گرنے کی وجہ سے لقمۂ اجل بن گئے، وفات پا گئے۔ تو یہ بہت بڑی تباہی تھی۔ شہروں کے شہر اجڑ گئے، دیہاتوں کے دیہات ملیا میٹ ہو گئے، بعض تو صفحۂ ہستی سے ختم ہو گئے۔ ابھی تک بعض جگہوں پر امدادی ٹیمیں نہیں پہنچ سکیں۔ لیکن پھر بھی جو روز خبریں آتی ہیں بڑا خوفناک منظر پیش کرتی ہیں۔

بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جماعت بعض جگہ اپنے وسائل کے لحاظ سے امدادی کام کر رہی ہے اور کرنا بھی چاہئے۔ بعض جگہیں ایسی بھی ہیں جہاں خدام الاحمدیہ کی ٹیمیں سب سے پہلے پہنچیں۔ نہ کوئی حکومتی ٹیم وہاں پہنچی، نہ کوئی فوج پہنچی، نہ کوئی اور ادارہ، این جی او یا کوئی اور پہنچا۔ لیکن بہرحال جماعت وہاں پہنچتی ہے اور خاموشی سے کام کرتی ہے کیونکہ اس کا اتنا زیادہ پراپیگنڈا نہیں ہوتا، زیادہ شور شرابہ نہیں کرتی۔ مقصد صرف خدمت خلق ہوتا ہے اس لئے بہت سوں کو ان خدمات کا پتہ نہیں ہوتا جو چھپی ہوئی خدمات ہو رہی ہوتی ہیں۔ لیکن بعض احمدی کیونکہ مستقل فیکسیں بھیجتے رہتے ہیں یا مشورے بھی لکھتے رہتے ہیں کہ یوں ہونا چاہئے اور بعض غیر بھی یہ سمجھتے ہیں کہ کیونکہ احمدی خاموش ہیں تو شاید یہ لوگ، پاکستانی احمدی اس آسمانی آفت پر قوم سے ہمدردی نہیں کر رہے، اور ان کی مدد نہیں کر رہے۔ تو اس لئے میں مختصراً بعض کام جو فوری طور پر جماعت نے شروع کئے ان کے متعلق بتا دیتا ہوں۔

پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ جیسا میں نے کہا ہم تو اللہ تعالیٰ کی خاطر کام کرنے والے ہیں، ہمیں کوئی نام و نمود نہیں چاہئے۔ کسی سے بھی اس کا اجر نہیں چاہئے۔ صرف دکھی انسانیت کی خدمت کرنا ہمارا مقصد ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بعض لوگوں کی تسلی کے لئے مختصراً بتا دوں، پہلے بھی کہہ چکا ہوں، کہ بعض جگہ سب سے پہلے ہماری ٹیمیں پہنچی ہیں۔ وہاں ابتدائی طور پر جو بھی مدد ہو سکتی تھی وہ ان کی کی گئی۔ پھر جو حالات تھے کہ آفت کے بعد آفت۔ یعنی زلزلے کے بعد سخت بارش اور اولے پڑنے شروع ہو گئے۔ گھر تو لوگوں

کے رہے نہیں تھے، باہر ٹھنڈ میں لوگ پڑے ہوئے تھے جو اس آفت اور زلزلے سے بچ گئے تھے، گھروں میں دبنے سے بچ گئے تھے، بھوکے پیاسے تھے تو وہاں بھوک پیاس مٹانے کے لئے خشک راشن کا تو کوئی فائدہ نہیں تھا۔ کیونکہ باہر بارش ہو رہی تھی لکڑی جل نہیں سکتی تھی۔ تو ہمارے خدام اسلام آباد سے کئی کئی دیگیں چاول پکوا کے اور ان کے پیکٹ بنا کے لے جاتے تھے۔ جن علاقوں تک وہ پہنچ سکتے تھے قریب ترین، پورے علاقے کو تو سنبھال نہیں سکتے تھے، لیکن ایک دو گاؤں تک۔ جہاں تک وہ پہنچ سکتے تھے وہ پہنچتے رہے اور روزانہ ڈیڑھ دو ہزار آدمیوں کو پکا ہوا کھانا ملتا رہا۔ پھر اس کے علاوہ روزانہ دو تین ٹرک جماعت کی طرف سے جن میں خشک راشن، کپڑے، کمبل وغیرہ بھی جاتے رہے ہیں۔ پھر ملک کے دوسرے حصوں سے بھی ہر جگہ سے جہاں جہاں جماعت ہے انہوں نے ریلیف فنڈ کے لئے مدد کی ہے۔ احمدی سامان اکٹھا کر رہے ہیں اور بھیج رہے ہیں۔ کل ہی تین ٹرک چاول جس میں ساڑھے سات سو بوری چاول تھا۔ چار ٹرک کمبل، بستر اور گرم کپڑے وغیرہ سیالکوٹ، شیخوپورہ سے گئے ہیں۔ اس سے پہلے لاہور وغیرہ سے بھی جا چکے ہیں۔ پھر ربوہ سے کل ایک ٹرک گرم کپڑوں کا گیا ہے۔ وہاں لجنہ، انصار، خدام ماشاء اللہ سب یہ کام کر رہے ہیں۔ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے ہیں اور یہ امدادی کام سنبھالا ہوا ہے۔ اور بڑی خوش اسلوبی سے یہ سرانجام دے رہے ہیں۔

دو دن کی بات ہے میں ٹی وی پر سن رہا تھا کہ سرکاری عہدیدار، کوئی سیاسی لیڈر باتیں کر رہے تھے کہ آئندہ چند دنوں میں ان علاقوں میں شدید سردی پڑنے والی ہے۔ کشمیر کے علاقے میں تو ٹھنڈ ہوتی ہے۔ اس لئے فوری طور پر وہاں جو مسئلہ ہے وہ رہائش کا ہے۔ کیونکہ موجودہ رہائش تو اس قابل نہیں رہی۔ اس لئے ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ وہاں ان کی رہائش کا مسئلہ حل کریں۔ اور پھر چونکہ بے تحاشا اموات ہوئی ہیں اور ان کو فوری طور پر دفنانے کا بھی انتظام نہیں ہے، ان کے پاس سامان نہیں اس لئے بیماری پھیلنے کا خطرہ ہے۔ تو ٹینٹ اور گرم کپڑے اور دوائیاں وغیرہ اور ڈاکٹر وغیرہ فوری طور پر وہاں چاہئیں۔

جماعت کا خیال تھا کہ کچھ علاقے مخصوص کر کے، جو بھی وہاں حکومت علاقے جماعت کے لئے مخصوص کر دے، وہاں ایک ٹینٹ کالونی قائم کر دی جائے اور اُن لوگوں کو مکمل طور پر جماعت سنبھالے۔ کم از کم دو مہینے کے لئے راشن وغیرہ اور کھانا وغیرہ بھی مہیا کرے اور ہر چیز رہائش اور کپڑے بھی۔ اس کے لئے بہر حال کوشش ہو رہی ہے۔ باقی سامان کا تو انشاء اللہ تعالیٰ انتظام ہو جائے گا بلکہ ہو گیا ہے لیکن وہاں خیمے نہیں مل رہے تھے۔ کیونکہ فوج نے اور دوسرے لوگوں نے پہلے لے لئے تھے۔ کچھ تو یہاں سے ہیومینیٹی فرسٹ UK نے 500 کے قریب خیمے خریدے ہیں۔ اسی طرح پاکستانی جماعت نے انتظام کیا ہے، چین سے منگوا رہے ہیں ہزار ڈیڑھ ہزار خیمے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ یہ لوگ اس کام کو باحسن کر سکیں اور ہمیشہ کی طرح دکھی انسانیت کی بے نفس ہو کر خدمت کر سکیں۔

ہیومینیٹی فرسٹ کی طرف سے ڈاکٹروں کا ایک گروپ تقریباً 20 ہزار پونڈ مالیت کی دوائیاں بھی ساتھ لے کر گئے ہیں جس میں پانچ ڈاکٹرز اور پیرامیڈکس کے دو آدمی شامل ہیں اور جرمنی سے دو ڈاکٹرز گئے ہیں اور ایک یہاں UK سے بھی گیا ہے جو پاکستان پہنچ چکا ہے۔ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم امریکہ میں بھی تیار بیٹھی ہے جب بھی ان کو اشارہ ملے گا، کیونکہ روٹیشن (Rotation) میں جانا ہے، تو وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ روانہ ہو جائیں گے۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت یہاں سے کنٹینرز بھی آج یا کل جانے والا ہے۔ جس میں خیمے اور دوسرا سامان بھی ہو گا۔ یہ جو ڈاکٹر یہاں سے گئے تھے اب ان کی اطلاع ہے کہ 'باغ' جو وہاں ایک جگہ ہے وہاں وہ پہنچ چکے ہیں اور کام شروع کر دیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ نقد رقم بھی اور سامان بھی ہیومینیٹی فرسٹ مہیا کرتی رہے گی۔ لیکن یہ کام اتنا بڑا اور تباہی اتنی وسیع علاقے پر ہے کہ جیسے میں بتا چکا ہوں، چھوٹی چھوٹی این جی اوز بلکہ پوری حکومتی مشینری بھی اس کو نہیں سنبھال سکتی۔ ایسی آفتیں جب آتی ہیں تو بڑی بڑی حکومتیں بھی بحالی کا کام نہیں کر سکتیں۔ اب دیکھیں گزشتہ دنوں امریکہ میں جو دو طوفان آئے تھے، پہلے نے جو تباہی پھیلائی تھی ان کا خیال ہے کہ اس شہر کو آباد کرتے ہوئے تو کئی سال لگ جائیں گے۔ تو پاکستان کے پاس تو وسائل بھی اتنے نہیں ہیں۔ بہت تھوڑے سے وسائل ہیں اور تباہی بہت وسیع علاقے میں پھیلی ہوئی ہے۔ یہ تو اگر پوری قوم جذبے سے کام کرے، ایمانداری سے امداد کی پائی پائی بحالی پر خرچ ہو تب بھی کئی سال لگ جائیں گے۔

پاکستان کے ایک ٹی وی چینل پر ڈسکشن (Discussion) ہو رہی تھی، کوئی ایم این اے یا دوسرے سیاسی لوگ مشورے دے رہے تھے کہ ایم این ایز وغیرہ کے ڈویلپمنٹ فنڈز بحالی پر خرچ کر دیئے جائیں۔ بڑی مدد ہو جائے گی۔ کوئی صاحب کہہ رہے تھے کہ اب عید آ رہی ہے، فطرانہ اس کے اوپر سارا لگا دیا جائے تو بہت اعلیٰ کام ہو جائے گا۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ اس سے کچھ حد تک مدد تو مل جائے گی۔ یہ اتنی چھوٹی موٹی تو تباہی نہیں ہے۔ بحالی کے لئے تو بڑا خرچ چاہئے۔ اب مثلاً فطرانہ ہی لے لیں۔ ان کی بات سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ پاکستان کی کل آبادی تقریباً 15 کروڑ ہے اور تیس روپے کہتے ہیں فطرانہ فی کس مقرر ہے کہ اس سے بڑے پیسے جمع ہو جائیں گے۔ اوّل تو وہاں پر ہر شہری فطرانہ دیتا ہی نہیں۔ بہت سے غریب لوگ ہیں جو اس قابل ہی نہیں کہ دے سکیں۔ اور پھر نظام بھی ایسا ہے کہ پورا اکٹھا بھی نہیں کیا جاتا۔

اگر فرض کر لیا جائے کہ تمام فطرانہ دے دیں گے تو پھر بھی 4 ارب پچاس کروڑ روپے ہی رقم بنتی ہے۔ جبکہ ہمارے اندازے کے مطابق دو ماہ کا راشن اور ٹینٹ اور گرم کپڑے وغیرہ اگر ایک خاندان کو مہیا کئے جائیں تو 16 ہزار روپے فی خاندان کا خرچ ہے۔ پہلے تو کہہ رہے تھے کہ 40 لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔ اب کہتے ہیں 50 لاکھ۔ ابھی کسی کو اندازہ نہیں ہے۔ موتیں بھی بے تحاشہ ہیں بہر حال اگر یہ تعداد لی جائے تو اس کا مطلب ہے کہ کم از کم آٹھ لاکھ خاندان متاثر ہوا ہے۔ اس حساب سے تقریباً دو ماہ کے لئے اگر ان کو کھانا پینا دینا ہو اور ٹینٹ مہیا کرنے ہوں تو تقریباً 13 ارب روپے چاہئے۔ 13 ارب روپے کا مطلب ہے 130 ملین پونڈ اگر صرف دو مہینے کا کھانا دیں۔ اگر اپنے ڈویلپمنٹ اخراجات بھی خرچ کر دیں اور سب کچھ خرچ کر دیں تب بھی ممکن نہیں ہے۔ اور ہم جب اندازہ لگاتے ہیں تو ہم تو ایک ایک پائی خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ کوئی ذاتی مفاد نہیں ہوتا۔ لیکن سرکاری کاموں میں تو بے تحاشا اخراجات ہو رہے ہوتے ہیں۔ پھر جماعت کے بہت سارے کام والنٹیئرز کے ذریعے ہوتے ہیں۔ خدمت خلق کے ذریعے سے ہو رہے ہوتے ہیں۔ خدمت خلق کے جذبہ کے تحت ہو رہے ہوتے ہیں۔ دوسروں میں یہ جذبہ تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ آجکل گو کہ جذبہ پیدا ہوا ہوا ہے لیکن دیکھیں کتنی دیر قائم رہتا ہے۔ تو جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ صرف دو مہینے کا خرچ ہے۔ جو تباہی آئی ہے، سڑکیں، ہسپتال، سکول اور متفرق چیزیں ان کو بحال کرنے کے لئے ایک انفراسٹرکچر بحال کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔ پھر لوگوں کے گھر ہیں، کاروبار ہیں، ایک خوفناک صورت حال ہے جو اس علاقے میں ہے۔ ان کے لئے تو بلینز روپوں کی ضرورت ہو گی۔ اربوں کی باتیں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے اور آئندہ ملک کو ہر آفت سے بچائے۔ یہ سارے لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوں۔ حکومت کے ادارے بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے ہوں۔ اور عوام کی خدمت اور بحالی کے کام میں اسی طرح اچھے نمونے قائم کریں جس طرح آج کل اظہار کیا جا رہا ہے۔ جس طرح ایک سیاسی لیڈر نے کہا کہ ان حالات میں سیاسی فائدے نہ اٹھائیں بلکہ ایک ہو کر کام کریں۔ اور بظاہر عمومی طور پر پروگراموں میں یہ نظارے ایک ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ ایک ہونا ہمیشہ قائم بھی رہے۔ اور یہ اپنے رویے مستقل طور پر ایسے ہی کر لیں۔ ایک قوم ہو کر آفت زدوں کی مدد کریں۔ سیاسی مخالفتیں اور مذہبی منافرتیں ختم کریں۔ علماء ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگانے بند کریں۔ اس سے باز آئیں۔ استغفار زیادہ کریں تا کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہو اور قوم کو آئندہ ہر قسم کی آفت سے محفوظ رکھے۔

ان حالات میں جب آسمانی آفات کا امکان ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہمارے سامنے کیا ہے۔ آپ نے کیا دعاؤں کے نمونے ان سے بچنے کے لئے قائم کئے ان کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ آجکل پاکستانی اخباروں میں آتا ہے خود ان کے بعض علماء یہ مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں وارننگ ہے تو چاہئے کہ ایک دوسرے سے خدا کی خاطر محبت کریں اور سمجھیں کہ کیوں وارننگ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ہمیشہ پناہ مانگیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ہمیں ایک دعا یوں سکھائی ہے کہ: اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں، اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں خالص تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف شمار نہیں کر سکتا۔ بے شک تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے خود اپنی تعریف آپ کی ہے۔ (ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی القنوت)

پس اللہ کی رضا کی پناہ اور اللہ کی معافی کی پناہ میں آنے کے لئے اپنے آپ کو بدلنا چاہئے۔ سیاسی لیڈروں کو بھی، علماء کو بھی، عام آدمی کو بھی۔ آپس کی نفرتوں اور کدورتوں اور دشمنیوں کو، ایک دوسرے پر کفر کے فتووں کو ختم کرنا چاہئے۔ ہم احمدی بہر حال ہمدردی کے جذبے سے یہ دعا کرتے ہیں کہ جس طرح بظاہر آجکل اس آفت کی وجہ سے پوری قوم ایک ہوئی ہوئی ہے، ہمیشہ ایک رہے اور اللہ کا خوف ان کے دل میں قائم ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تو یہ حال تھا کہ بارش، بادل کو دیکھ کر بھی آپؐ کی عجیب حالت ہو جایا

شریف جیولرز
ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
فون ریلوے روڈ 0092-4524-214750
فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 0092-4524-212515

کرتی تھی۔ اس کا ایک روایت میں ذکر آتا ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل یا آندھی کے آثار دیکھتے تو آپؐ کا چہرہ متغیر ہو جاتا تھا۔ کہتی ہیں ایک دن میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! لوگ تو بادل دیکھ کر خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہوگی۔ مگر میں دیکھتی ہوں کہ آپ بادل دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اے عائشہ! کیا پتہ اس آندھی میں بھی ویسا ہی عذاب پوشیدہ ہو جس سے ایک قوم ہلاک ہوگئی تھی۔ اور ایک قوم ایسی گزری ہے جس نے عذاب دیکھ کر کہا تھا کہ یہ تو بادل ہے برس کر چھٹ جائے گا۔ مگر وہی بادل ان پر دردناک عذاب بن کر برسا۔

(بخاری کتاب التفسیر سورة الاحقاف باب قوله فلما رأوه عارضا مستقبل أوديتهم)

پس ہم جو مسلمانوں کے کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں۔ ان سب کو یہی کہتے ہیں کہ اس اُسوہ کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنی چاہئے اور اس کی پناہ میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا کا یوں ذکر کیا ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بادل، گرج اور کڑک، سنتے تو یہ دعا کرتے کہ "اَللّٰھُمَّ لَاتَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ" (ترمذی کتاب الدعوات) کہ اے اللہ! تو ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کرنا۔ اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کرنا اور اس سے پہلے ہمیں بچالینا۔

پھر ایک دعا کا روایت میں یوں ذکر آتا ہے:

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں جب کبھی آندھی چلتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَافِیْھَا. وَشَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِہٖ" (مسلم کتاب الصلوٰة, الاستسقاء)۔ اے اللہ! میں اس آندھی کی تجھ سے ظاہری اور باطنی خیر و بھلائی چاہتا ہوں اور وہ خیر بھی چاہتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔ اور میں اس کے ظاہری و باطنی شر سے اور اس شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔

پھر آپؐ کی دعا ہے کہ:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَآءَ ةِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ" (مسلم کتاب الذکر) کہ اے اللہ! میں تیری نعمت کے زائل ہو جانے سے، تیری عافیت کے ہٹ جانے سے، تیری اچانک سزا سے اور ان سب باتوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تو ناراض ہو۔

پھر ایک اور دعا آنحضرتؐ سے مروی ہے کہ:

"اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمُ مِنْہُ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَّبِاَسْمَآءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ" (موطاء امام مالک کتاب الجامع) کہ میں اپنے عظیم شان والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ جس سے عظیم تر کوئی شے نہیں اور ان کامل اور مکمل کلمات کی پناہ میں بھی کہ جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا۔ اور اللہ کی تمام نیک صفات جو مجھے معلوم ہیں یا نہیں معلوم ان سب کی پناہ طلب کرتا ہوں اس مخلوق کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا اور پھیلایا۔

پس یہ سنت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قائم فرما گئے اور یہ زمانہ ایسا ہے کہ ہر احمدی کو سب سے بڑھ کر یہ دعائیں کرتے رہنا چاہئے اور بہت زیادہ استغفار کرنی چاہئے۔

جب 100 سال پہلے 1905ء میں کانگڑہ کا زلزلہ آیا تو قادیان میں بھی اس کے جھٹکے لگے تھے۔ اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں روایت میں آتا ہے کہ آپ سب گھر والوں اور دوستوں کو لے کر بڑی دیر تک نفلوں اور دعاؤں سجدوں اور رکوع میں پڑے رہے۔ اور روایت میں آتا ہے کہ آپؑ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے سخت لرزاں و ترساں تھے۔ بڑا سخت خوف تھا۔ خشیت طاری تھی۔ اور پھر کہتے ہیں اس وقت بھی تھوڑے تھوڑے وقفے سے زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوتے رہتے تھے۔ اس لئے آپؑ کا سب خدام کو لے کر تین منزلہ عمارت میں رہنا بہتر نہیں تھا، قادیان میں جو آپؑ کا باغ تھا وہاں چلے گئے اور خیمے لگا کر وہاں رہے تھے۔ تو اس بات کو بھی ہر ایک احمدی کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ ہر آفت جو آتی ہے اس سے بہت زیادہ اپنے آپ کے محفوظ رہنے کے لئے بھی اور قوم کے محفوظ رہنے کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور ان دعاؤں میں، ان سجدوں میں یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام بھی اپنی ان دعاؤں میں اور ان سجدوں میں قوم کے لئے بھی دعائیں کر رہے ہوں گے، بلکہ قوم کے لئے ہی کر رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عذاب سے بچائے۔ اس لئے ہر احمدی کو ان آفات سے پناہ مانگنی چاہئے۔ اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے پناہ مانگنی چاہئے۔ جو دعائیں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کے ذریعہ پہنچی ہیں وہ بھی مانگیں اور اپنی زبان میں بھی دعائیں مانگیں۔ استغفار بھی بہت کثرت سے کرنی چاہئے۔ اپنی قوم کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں جیسا کہ میں نے کہا ہے اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے ہمیں ایسی حالت میں دعا کرنے کا جو طریق سکھایا ہے اس کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: "جماعت کے سب لوگوں کو چاہئے" اُس وقت کے زلزلے کی کیفیت کی یہ دعا آپؑ نے بتائی ہے" کہ اپنی حالتوں کو درست کریں۔ توبہ و استغفار کریں اور تمام شکوک و شبہات کو دور کر کے اور اپنے دلوں کو پاک و صاف کر کے دعاؤں میں لگ جائیں اور ایسی دعا کریں کہ گویا مر ہی جائیں تا کہ خدا ان کو اپنے غضب کی ہلاکت کی موت سے بچائے۔ بنی اسرائیل جب گناہ کرتے تھے تو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کرو۔ اب اس اُمت مرحومہ سے وہ حکم اٹھ گیا ہے مگر یہ اس کے بجائے ہے کہ دعا ایسی کرو کہ گویا اپنے آپ کو قتل ہی کر دیا"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ دعاؤں کے یہ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آجکل رمضان کا بابرکت مہینہ بھی ہے اور اس میں قبولیت دعا کے بھی خاص مواقع ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ عطا فرمایا ہوا ہے۔ اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر دنیا کی ہدایت اور تباہی سے بچنے کے لئے ہر احمدی کو دعا کرنی چاہئے۔ اور اپنے آپ کو بھی ہر آفت سے محفوظ رکھنے کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو دعا کرنے کی توفیق بھی دے اور محض اور محض اپنے فضل سے ان دعاؤں کو قبول بھی فرمائے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

جماعتِ احمدیہ ہالینڈ کے 25ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

(رپورٹ :--- نصیر احمد طاھر)

جماعتِ احمدیہ ہالینڈ کا 25واں جلسہ سالانہ 17، 18 اور 19 رجون 2005 "بیت النور" نن سپیٹ میں منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ کے لئے مشن ہاؤس سے ملحقہ ایک بڑے ہال کو حاصل کیا گیا تھا۔ ہالینڈ کے علاوہ بلجیم، جرمنی، اور دوسرے ممالک کے افراد بھی شریک ہوئے۔ آخری دن کی حاضری تقریباً 688 رہی۔

پہلے مکرم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا جائزہ لیا اور بعض نصائح فرمائیں۔ ایک بجے بعد دوپہر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ جس میں مکرم ھدایت اللہ ھبش صاحب نے لوائے احمدیت اور امیر صاحب ہالینڈ مکرم ھبۃ النور صاحب نے ہالینڈ کا قومی پرچم لہرایا۔

بعدہ مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی نے تبلیغ اور تربیت کے موضوع پر حضرت مسیح موعودؑ کے فرمودات کی روشنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

مرکزی نمائندہ مکرم ھدایت اللہ ھبش صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں "اسلام کی لازوال تعلیم کی روشنی میں دورِ حاضر میں تبلیغ کی ضرورت" پر روشنی ڈالی۔ شام کو ایک تبلیغی سیمینار منعقد ہوا جس میں آج کل کے اس دور میں تبلیغ کے میدان میں میڈیا کی اہمیت کے متعلق مقررین نے چند مشورے دیئے۔

دوسرا روز

دوسرے دن کا پہلا اجلاس مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب کی صدارت میں ہوا۔ پہلی تقریر مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ کی تھی جس میں انہوں نے اسلام پر آج کل ہونے والے اعتراضات کے مدلل جوابات دیئے۔ اس کے بعد مکرم سید الیاس بشیر احمد صاحب کی تقریر ہوئی جس کا موضوع تھا "میرے فرقہ کے لوگ علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے"۔

سہ پہر بعد از نمازِ ظہر و عصر ڈچ احباب کے لئے خصوصی سیشن ہوا۔ جس میں مکرم امیر صاحب نے جماعت کا تعارف پیش کیا بعد ازاں مکرم عبدالحق صاحب نے "مذہب اور حکومت کے معاملات کی علیحدگی" کے موضوع پر تقریر کی اور پروجیکٹر پر تصویروں اور دوسری وضاحت کے ساتھ شاندار انداز میں اپنے موقف کو بیان کیا۔ اسی طرح "اسلام میں عورت کے مقام" اور "مساجد" کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس سیشن میں مہمانوں کی کل تعداد 63 تھی۔ اس سیشن کے آخر پر ایک بنگالی دوست نے بیعت کر کے سلسلہ میں شمولیت کی۔

تیسرا روز

آخری روز کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم امیر صاحب بلجیم نے کی اس میں مبلغ انچارج بلجیم نے 'وصیت' کے موضوع پر پر سیر حاصل خطاب سے نوازا۔ بعد ازاں ذکرِ حبیب کے موضوع پر مولانا حیدر علی صاحب نے تقریر کی۔

اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم ہدایت اللہ ھبش صاحب نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی ایک مجلس ڈین بوش کو علمِ انعامی دیا گیا جو کہ کارکردگی کے لحاظ سے اول رہی تھی۔ اس کے بعد مکرم محترم امیر صاحب نے احباب اور کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔

اختتامی تقریر مکرم ہدایت اللہ ھبش صاحب نے کی جس میں آپس میں بھائی چارہ، نماز کی اہمیت، تلاوت قرآن کریم، M.T.A اور خطبات جمعہ کی اہمیت، جہاد کے بارہ میں مغرب میں پیدا شدہ خوف اور اس کی اصل حقیقت کے بارہ میں وضاحت کی اور عورتوں کے متعلق اسلامی تعلیم کے بارہ میں مغرب میں پائی جانے والی بعض غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کے نیک اثرات مرتب فرمائے اور جلسہ کی برکات سے تمام شاملین کو حصہ دے۔ آمین۔

❁❁❁❁❁❁❁

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے

جو فرمایا سچ فرمایا

محمد حمید کوثر - ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی قادیان

کشمیر سے ایک دوست نے مجھے ایک فولڈر بھجوایا ہے اور اس کے جواب کا مطالبہ کیا ہے اس فولڈر میں حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی طرف نو عدد جھوٹ منسوب کئے گئے ہیں۔ قبل اس کے کہ ہر جھوٹ کا جھوٹ ثابت وعیاں کیا جائے تمہیداً ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

قرآن مجید اور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ پر اگر غور کیا جائے تو اس حقیقت سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا کہ آنحضرت ﷺ نے امت محمدیہ کو ایک مسیح و مہدی کے آنے کی خوشخبری دی تھی۔ جماعت احمدیہ اور بعض مسلمان فرقوں کے درمیان اختلاف صرف اتنا ہے کہ وہ کون ہے؟؟

بعض مسلمان فرقوں کا خیال ہے کہ وہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں جو کہ اُن کے اعتقاد کے مطابق تقریباً دو ہزار سال قبل اپنے جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر اٹھا لئے گئے تھے اور اب تک اسی جسم کے ساتھ آسمان پر موجود ہیں اور وہی آسمان سے اتریں گے۔ جب کہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا حتمی فرمان ہے وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل (ال عمران 145-3) اور محمد نہیں ہیں مگر ایک رسول یقیناً آپؐ سے قبل تمام رسول وفات پا چکے ہیں اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے سامنے اعتراف موت قرآن مجید میں بایں الفاظ درج ہے فلما توفيتنى (المائدة 118-5) جب تو نے مجھے وفات دے دی۔

بھائیو!! جب کوئی انسان وفات پا جاتا ہے وہ دوبارہ اس دنیا میں نہیں آتا جیسا کہ فرمان الٰہی ہے انهم لا يرجعون (الانبیاء 97-21) وہ لوگ پھر لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

پس جب وفات یافتہ انسان خواہ وہ نبی ہو یا رسول اس دنیا میں واپس آ ہی نہیں سکتا تو پھر سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے جس عیسیٰ ابن مریم کے آنے کی بشارت دی ہے وہ امت محمدیہ کا ہی ایک فرد ہوگا۔ جو مسیح و مہدی کہلائے گا۔ اور وہ ہمارے عقیدے کی مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام (1835-1908ء) بانی جماعت احمدیہ ہیں۔ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہر مسلمان کو یہ حکم دیا تھا فاذا رأيتموه فبايعوه ولو حبوا على الثلج فانه خليفة الله المهدى (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی) جب تم اُس امام مہدی و مسیح کو دیکھو تو اُس کی بیعت کرنا خواہ تمہیں برف کے اوپر سے گھٹنوں کے بل اُس کے پاس جانا پڑے۔ کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے۔ تمام دنیا کے افراد جماعت محض للہ اور آپ کی خیر خواہی اور بھلے کیلئے یہ درخواست والتجاء کرتے ہیں کہ اگر اپنے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ سے سچی محبت ہے تو آپؐ کے مذکورہ حکم کو مانئے اور امام مہدی کی بیعت کر کے ان کی جماعت میں شامل ہو جائیے۔ ورنہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے گذشتہ انبیاء کے واقعات بیان کر کے یہ سمجھایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کا انکار، مخالفت کی جاتی ہے تو پھر اُس کا غضب نازل ہوتا ہے۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان بھائی کو ایمان کی توفیق بخشے اور اپنے غضب سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

ایک اور وضاحت بھی ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد یہ ایمان وعقیدہ رکھتا ہے کہ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ آخری شریعت والے نبی و رسول ہیں۔ آپؐ کے بعد قیامت تک کوئی ایسا رسول و نبی نہیں آ سکتا جو قرآن مجید و شریعت محمد مصطفیٰ ﷺ کو منسوخ و تبدیل کر دے۔ البتہ قرآن مجید میں فرمان الٰہی ہے کہ ومن يطع الله والرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبين والصديقين والشهداء والصلحين وحسن اولئك رفيقاً (النساء 70-4) اور جو بھی اللہ کی اور رسول (محمد ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اُن لوگوں میں سے ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا (یعنی) نبیوں میں سے صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اسی آیت کے مطابق حضرت بانی جماعت احمدیہ کو مقام نبوت سے بھی سرفراز فرمایا ہے۔ آپ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

یعنی حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کا جو بھی نور ہے وہ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ سے حاصل کردہ ہے۔

اس مختصر تمہید کے بعد اب ان نو عدد جھوٹ کا جواب تحریر ہے۔ اس دعا و امید کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ اسے بہتوں کیلئے موجب ہدایت بنا دے۔ آمین۔

سچ نمبر 1

مذکورہ فولڈر میں جھوٹ نمبر 1 کے تحت تحریر ہے کہ "مرزا قادیانی نے لکھا ہے تاریخ کو دیکھو آنحضرتؐ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد فوت ہو گیا" (پیغام صلح صفحہ 27 روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 465) مرزا قادیانی نے کہا کہ آنحضرت کا باپ پیدائش کے بعد فوت ہوا حالانکہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ آنحضور کے والد ماجد پیدائش سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے" (صفحہ ۳)

جواب: قارئین کرام آج سے تقریباً چار صدیاں قبل مصر کے مشہور و معروف مورخ اسلام علی بن ابراہیم (975-1044ھ) نے سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت "سیرت حلبیہ" کے نام سے چار جلدوں میں تصنیف فرمائی۔ جس کا ترجمہ مولانا قاسمی استاذ دار العلوم دیوبند نے کیا ہے اُس میں تحریر ہے:۔

"ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ کی عمر اس وقت دو ماہ ہو چکی تھی اور آپ پالنے میں جھولتے تھے جب آپ کے والد کا انتقال ہوا علامہ سہیلی نے روض الانف میں لکھا ہے کہ اس قول پر اکثر علماء کا اتفاق ہے"

(سیرۃ حلبیہ اردو جلد اول صفحہ 170 شائع کردہ کتب خانہ قاسمی دیوبند)

قارئین کرام!! حضرت بانی جماعت احمدیہ کی تحریر تو مذکورہ حوالہ کے مطابق ہے آپ ہی بتائیے اس میں جھوٹ کیا ہے؟؟؟

سچ نمبر 2

فولڈر کے مؤلف تحریر کرتے ہیں کہ:۔

"مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ تاریخ دان جانتے ہیں کہ آنحضور علیہ الصلوۃ والسلام کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے اور سب کے سب فوت ہو گئے (چشمہ معرفت 286 روحانی خزائن جلد 23 ص 299) یہ خالص جھوٹ ہے آج تک کسی ایک مورخ نے کہیں نہیں لکھا کہ آنحضرتؐ کے گیارہ لڑکے پیدا ہوئے مرزا قادیانی کے اسی جھوٹ بلکہ سفید جھوٹ کے متعلق ہر مسلمان کو حق ہے کہ ہر مرزائی سے پوچھے کہ تمہارے مرزا نے یہ کیا لکھا ہے اور کیوں لکھا ہے" (صفحہ ۴)

جواب: قارئین کرام! حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے:

"آپ (یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ) تو گیارہ بچوں کے فوت ہونے پر بھی صبر کرنے والے ہیں" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 419)

پس ثابت ہوا کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کی مجموعی اولاد صاحبزادے اور صاحبزادیوں کے لئے بچوں کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور تاریخ اسلام سے ایسا ہی ثابت ہے۔ چنانچہ جناب علامہ شبلی نعمانی صاحب اور جناب علامہ سید سلیمان ندوی صاحب نے اپنی معروف تصنیف سیرۃ النبی حصہ دوم میں تحریر فرمایا ہے۔

"آنحضرت ﷺ کی اولاد کی تعداد میں سخت اختلاف ہے ..... اس بارہ میں تمام اقوال جمع کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بارہ (12) اولادیں تھیں" (سیرۃ النبی دوم صفحہ 249 شائع کردہ مکتبہ مدنیہ اردو بازار لاہور)

جب آنحضرت ﷺ کی اولاد کی تعداد میں مورخین اور سیرت نگاروں کے مابین سخت اختلاف ہے اور اس پس منظر میں اگر بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کی تعداد گیارہ تحریر فرمائی ہے تو اس میں جھوٹ کیا ہے؟؟؟

سچ نمبر 3

فولڈر کے مؤلف نے تحریر کیا کہ:

"مرزا قادیانی نے لکھا کہ قرآن میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ مسیح نے انجیل میں خبر دی (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 5) قرآن توریت اور انجیل میں کہیں نہیں کہ مسیح موعود یعنی حضرت عیسیٰ کے وقت طاعون آئے گا" (صفحہ 4)

جواب: قارئین کرام! اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے واذا وقع القول عليهم اخرجنالهم دابة من الارض تكلمهم (النمل 83-27)

اور جب اُن کی تباہی کی پیشگوئی پوری ہو جائے گی تو ہم ان کیلئے زمین سے ایک کیڑا نکالیں گے جو اُن کو کاٹے گا۔

سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ "ساعۃ" (قیامت) اُس وقت تک نہیں آئے گی جب تک دس علامتیں نہ دیکھی جائیں۔ اُن میں سے الدخان (دھواں) الدجال (دجال) الدابۃ (کیڑا) عیسیٰ بن مریم کا ظہور ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الفتن)

آنحضرت ﷺ نے بھی دابۃ کیڑے کو مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے ساتھ منسلک بتایا ہے چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ نے 1890ء میں مسیح موعود ہونے کا اعلان اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرمایا جب عوام الناس کو آپ کے اعلان سے آگاہی ہوگئی اور 1894ء میں رمضان کے مہینے میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق چاند اور سورج کو گرہن لگ گیا۔ اور اتمام حجت ہوگئی تو 1896ء کے آخر میں بمبئی سے طاعون کی وباء شروع ہوئی اور ملک کے ایک بڑے حصے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ سینکڑوں افراد اس عذاب الٰہی کا شکار ہوئے۔ لیکن جو لوگ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق طاعون سے بچائے گئے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اپنی جماعت کے افراد کو طاعون کا ٹیکہ لگوانے سے بھی منع فرما دیا تھا باقی لوگوں نے ٹیکہ لگوایا اس کے باوجود وہ مرے اور جماعت کے افراد محض اللہ کے فضل سے محفوظ رہے۔

قرآن مجید کی اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی بڑی صفائی سے پوری ہوئی۔ اور جہاں تک توریت و انجیل کا تعلق ہے اس کے بارے میں حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی اپنی وضاحت کشتی نوح کے حاشیہ میں موجود ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون کا پڑنا بائبل کی ذیل کی کتابوں میں موجود ہے ذکریا 14/12 انجیل متی 28/8 مکاشفہ 22/8)

اس وضاحت کے بعد قارئین فیصلہ کریں جھوٹ کہاں ہے؟؟؟

سچ نمبر 4

مؤلف فولڈر نے چوتھے نمبر پر جو جھوٹ تحریر کیا ہے وہ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی دو کتابوں "ایام الصلح" اور "کتاب البریہ" کے دو حوالہ جات تحریر کر کے درج ذیل نتیجہ نکالا ہے۔ "مرزا نے کہا میرا کوئی استاد نہیں جبکہ خود کہہ چکا ہے کہ ایک بزرگ فضل الٰہی میرے لئے نوکر رکھا تھا تا کہ قرآن شریف پڑھائے۔ جھوٹ بھی ملاحظہ کیجئے اور استاد

بزرگ کونوکر بنانے کا انداز بھی ملاحظہ کیجئے’’؟؟

جواب :افسوس جو طریق مؤلف فولڈر نے اس جھوٹ کو اختراع کرنے کیلئے اختیار کیا ہے وہی طریق دشمنان اسلام قرآن مجید کا جھوٹ (نعوذ باللہ) ثابت کرنے کیلئے اختیار کرتے ہیں ایک دفعہ ایک مخالف اسلام نے راقم الحروف کو کہا کہ قرآن مجید میں بہت اختلافات پائے جاتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے الم یجدک یتیماً (الضحیٰ 93-7) کیا اُس نے تجھے یتیم نہیں پایا۔یعنی اس آیت میں (سیدنا) محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یتیم بتایا۔ پھر اسی یتیم کو (سورہ بنی اسرائیل 24-17) میں حکم دیا والدین سے احسان کر۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی تو ’’فلا تقل لھما اف‘‘یعنی انہیں اف تک نہ کہہ یہ تضاد بیانی کیسی یتیم بھی اور پھر اُسے والدین سے حسن سلوک کی نصیحت بھی ، اور حیرت کی بات ہے کہ آنحضرت کو مخاطب (فلا تقل) کیا جارہا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا ہے ووجدک ضآلاً (الضحیٰ 93-8) ہم نے تجھے ضال پایا۔اور دوسری جگہ کہا ماضل صاحبکم (النجم 53-3) تمہارا ساتھی (یعنی سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ) گمراہ نہیں ہوا،ایک جگہ فرمایا ضالاً ہے اور دوسری جگہ فرمایا نہیں ہے یہ کیا اختلاف وتضاد ہے؟؟

جیسے یہ مخالفِ اسلام قرآن مجید کی دو آیات میں تضاد و اختلاف سمجھ کر اسے جھوٹا سمجھ رہا ہے بالکل اسی طرح مؤلف فولڈر حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی دو تحریرات کو متضاد اور جھوٹ لکھ رہا ہے۔

حقیقتاً نہ تو قرآن مجید میں کوئی تضاد و اختلاف ہے اور نہ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی تحریرات میں جہاں حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے ایک استاد سے پڑھنے کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ قرآن مجید ناظرہ پڑھنے کا ذکر ہے جیسا کہ ہر مسلمان والدین اپنے بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کیلئے کوئی نہ کوئی انتظام کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم نے اپنے بچوں کیلئے کیا کیونکہ وہ علاقہ کے رئیس تھے اس لئے اپنی حیثیت و استطاعت کے مطابق بعض اشخاص کو ملازم رکھ لیا۔ جیسے آنحضرت ﷺ کو آپ کی والدہ محترمہ نے اُس زمانہ کے رواج کے مطابق رضاعت کیلئے حضرت حلیمہ سعدیہ کے سپرد کردیا (یعنی اُسے ملازم رکھ لیا) اور یہ مقصد بھی تھا کہ آپ قبیلہ بنی سعد میں رہ کر اُن کی فصیح زبان بھی سیکھ جائیں گے چنانچہ آپؐ نے ایک موقعہ پر فرمایا’’ میں تم سب سے فصیح تر ہوں کیونکہ میں قریش کے خاندان سے ہوں اور میری زبان بنی سعد کی زبان ہے‘‘

(سیرۃ النبی مؤلف علامہ شبلی نعمانی جلد دوم ص 111)

اب جہاں تک آنحضرت ﷺ کے قرآن مجید اور اُس کے علوم و معارف سیکھنے کا سوال ہے اُس کے بارے میں فرمان الٰہی ہے علمہ شدید القویٰ (النجم 53-6) اسے مضبوط طاقتوں والے نے سکھلایا ہے اب کجا وہ زبان جو آپ نے بنی سعد میں رہ کر سیکھی اور کجا قرآن مجید کی زبان جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھلائی اور تمام دنیا کو چیلنج دیا اور اگر تم اس بارے میں شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے تو فاتوا بسورة من مثله (البقرہ 2-24) تو اس جیسی کوئی سورت تو لا کے دکھاؤ؟ زمانہ اس کی نظیر لانے سے قاصر رہا اور قیامت تک رہے گا۔

بالکل اسی طرح جو علوم حضرت بانی جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے سکھلائے وہ کوئی انسان آپ کو سکھلا ہی نہیں سکتا تھا، اور اسی وجہ سے آپ نے تحریر فرمایا کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے‘‘ اور اسی بناء پر آپ نے ساری دنیا کے علماء کو چیلنج دیا۔ اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں‘‘ (اربعین)

اُمید ہے کہ اس وضاحت کے بعد صاحب بصیرت قارئین کرام حقیقت سمجھ گئے ہوں گے (نوٹ) استاذ بزرگ کو نوکر لکھنے سے مراد ملازم ہے جیسے آج ہی کے ایک ریڈیو خبرنامے میں تھا کہ فلاں سرکار نوجوانوں کیلئے نوکریوں کا انتظام کرنے میں ناکام رہی ہے نیز دیکھئے فیروز اللغات نوکر کے معنے ملازم۔

سچ نمبر 5

مؤلف فولڈر تحریر کرتے ہیں۔

’’ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا مجدد ہوگا (ضمیمہ براہین احمدیہ روحانی خزائن ج 21 ص 359) یہی دعویٰ مرزا نے دوسری جگہ اس طرح کیا ہے کہ بہت سے اہل کشف نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر خبر دی تھی کہ وہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر ظہور کرے۔ اگر چہ یہ پیشگوئی قرآن شریف میں اجمالی طور پر پائی جاتی ہے (کتاب البریہ برحاشیہ روحانی خزائن ج 13 ص 205) اوپر کی عبارت میں مرزا نے کئی جھوٹ بولے (الف) چودھویں صدی کا مجدد صدی کے سر پر آئے گا یہ احادیث صحیحہ میں ہے حالانکہ کسی حدیث میں چودھویں کا لفظ نہیں آیا۔ اور نہ ہی یہ مضمون کہیں آیا ہے (ب) قرآن شریف میں یہ پیشگوئی اجمالی طور پر ہے حالانکہ کسی مفسر نے آج تک کسی ایک آیت میں بھی چودھوی صدی کے مجدد اور مسیح موعود کا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ یہ جھوٹ در جھوٹ سفید جھوٹ وسیاہ جھوٹ مرزا کے کارنامے ہیں‘‘ (صفحہ ۶)

جواب :: بائبل میں یہ پیشگوئی درج تھی’’ اور میں اپنے دو گواہوں کو اختیار دوں گا اور وہ ٹاٹ اوڑھے ہوئے ایک ہزار دو سو ساٹھ دن نبوت کریں گے یہ وہی زیتون کے دو درخت اور دو چراغدان ہیں ‘‘(یوحنا کا مکاشفہ 11:3)

بائبل کے عربی ترجمہ کے مطابق دو گواہ سے مراد ’’شاہدان‘‘ نبوت کریں گی سے مراد ’’نبیان‘‘ دو چراغدان سے مراد ’’نوران‘‘ ہے اس پیشگوئی کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد دو شاہد نبیوں رسولوں کو آنا تھا۔ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے دو شاہد رسولوں کے آنے کی خبر دی ہے انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً (المزمل 73-16) اے لوگو ہم نے تمہاری طرف ایک شاہد رسول یعنی ایسا رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران (گواہ) ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف بھی ایک رسول بھیجا تھا۔ دو شاہد رسولوں میں سے پیشگوئی کا پہلا حصہ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے ذریعہ پورا ہوگیا۔ دوسرے ’’شاہد رسول‘‘ کے بارے میں پیشگوئی آیت کریمہ (افمن کان علی بینة من ربه ویتلوه شاهد منه (ھود 11-8) پس کیا وہ اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہے اور اس کے پیچھے اس کا شاہد گواہ آنے والا ہے) میں مذکور ہے جو کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام امام مسیح موعود مہدی کی بعثت کے ذریعہ پوری ہوئی۔ شاہد منہ کا تقاضا تھا کہ وہ اُمت محمد ﷺ میں سے ہو۔ انہی نوران دو نوروں کا ذکر قرآن مجید سورۃ النور آیت 24 میں نور علی نور میں کیا گیا ہے ۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی پیدائش مورخہ 14 شوال 1250 ہجری میں ہوئی آنحضرت ﷺ کو ہجرت دعویٰ نبوت کے 13 سال بعد کرنی پڑی۔ اگر 1250 میں تیرہ سال شامل کئے جائیں تو 1263 یعنی تقریباً وہی مدت 1260 بن جاتی ہے جو بائبل میں مذکور ہے۔

لفظ شاہد کے ذریعہ پیشگوئی ہی اس حقیقت کو ظاہر کررہی تھی کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے مسیح تیرہ سو سال کے بعد آئے تھے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کے شاہد (مسیح) آپ کے تیرہ صدیاں بعد چودھویں صدی کے ابتداء میں آئیں گے الحمدللہ یہ پیشگوئی بڑی شان سے اپنے وقت پر پوری ہوئی۔

قرآن مجید میں فرمان الٰہی ہے ولقد نصر کم الله ببدر وانتم اذلة (ال عمران 3-124)

اے مسلمانو اس سے پہلے اللہ تمہاری بدر میں مدد کرچکا ہے جب کہ تم حقیر تھے بدر کے دوسرے معنے عربی لغات میں چودھویں کا چاند بھی ہے۔ اس معنی کے اعتبار سے آیت کا یہ مفہوم ہے کہ اے مسلمانو جب تم چودھوی صدی میں دینی لحاظ سے انتہائی ذلیل ہوجاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری بدر (یعنی مسیح و مہدی) کے ذریعہ مدد کرے گا۔ جو چودھویں کے چاند کی مانند سراج منیر محمد مطفی ﷺ کا نور منعکس کرکے دنیا کے اندھیروں کو دور کردے گا۔ چنانچہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیف انتم اذا کنتم من دینکم فی مثل القمر لیلة البدر لا یبصره منکم الا البصیر (ابن عساکر عن ابی ھریرۃ - الجامع الصغیر صفحہ 96 لامام عبد الرحمٰن السیوطی 849-911ھ) اے مسلمانو تمہارا کیا حال ہوگا جب تم اپنے دین کے اعتبار سے ابتدائی راتوں کے چاند کی مانند ہوگے یہ چاند اگر چہ بدر یعنی چودھویں رات کا ہوگا مگر اس کو صاحب بصیرت ہی دیکھ سکیں گے۔

اس کے علاوہ سورۃ الجمعۃ سورۃ الصف کی آیات اور بعض دوسری آیات سے حضرت بانی جماعت احمدیہ کی بعثت ثابت ہے۔ اگر حضرت بانی جماعت علیہ السلام نے یہ تحریر فرمایا کہ یہ پیشگوئی قرآن شریف میں اجمالی طور پر پائی جاتی ہے تو کوئی صاحب بصیرت بتائے اس میں کیا جھوٹ ہے؟؟

سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کیف انتم اذا نذل ابن مریم فیکم و امامکم منکم (صحیح بخاری کتاب الانبیاء) تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اُتریں گے اور وہ تم میں سے تمہارے ہی امام ہوں گے۔ لا المھدی الا عیسی ابن مریم (سنن ابن ماجہ باب شدۃ الزمان) یعنی مہدی کے علاوہ اور کوئی عیسیٰ بن مریم نہیں۔ ان لمھدینا ایتین (سنن الدار قطنی الجزء الثانی) یعنی ہمارے مہدی کیلئے دو نشان ہیں جب سے زمین و آسمان خدا نے پیدا کیا یہ دو نشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت ظاہر نہیں ہوئے اور وہ رمضان میں چاند کی تیرھویں اور سورج کی اٹھائیسویں تاریخ کو گرہن لگتا ہے۔ مذکورہ احادیث پر یکجائی نظر ڈالنے سے باآسانی سمجھ آسکتا ہے کہ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے جس مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی فرمائی ہے وہ امام مہدی اور امت محمدیہ کا فرد ہوگا اُس کے ظہور کے بعد رمضان کی مقررہ تاریخوں میں چاند اور سورج کو گرہن لگے گا۔ اور اس سے امام مہدی کے ظہور کی صدی کا تعین بھی ہو جائے گا۔ چنانچہ 1308ھ میں حضرت بانی جماعت علیہ السلام نے مسیح و مہدی ہونے کا اعلان اللہ کے حکم سے فرمایا تین سال بعد 13 رمضان 1311 ہجری کو چاند اور 28 رمضان کو سورج گرہن کروڑوں انسانوں نے بچشم خود دیکھ لیا۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اعلان فرمایا:

’’ میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کیلئے ہے اور ایسا ہی میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ اس نشان سے صدی کی تعین ہوگئی کیونکہ یہ نشان چودھوی صدی میں ایک شخص کی تصدیق کے لئے ظہور میں آیا تو متعین ہوگیا کہ آنحضرت ﷺ نے مہدی کے ظہور کیلئے چودھویں صدی ہی قرار دی تھی‘‘ (تحفہ گولڑویہ صفحہ 33 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 142)

رہی مجدد کی بات تو اس کا جواب تو مولف فولڈر کے ذمہ ہے کہ چودھوی اور پندرھویں صدی کا مجدد کہاں ہے ؟؟ کیا نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی جھوٹی نکلی؟؟؟

جن بزرگان امت نے ’’مسیح و مہدی‘‘ کی آمد کا زمانہ تیرھویں و چودھویں صدی بتایا تھا اُن میں بعض کے نام بطور نمونہ تحریر ہیں۔ حضرت ابوقبیل ھانی بن ناصر المصریؒ (المتوفی 128ھ) نعمۃ اللہ ولی رحمہ اللہ تعالیٰ (چھٹی صدی ہجری) السید حضرت محمد بن عبد الرسول بن السید الحسینی البدرنجی ثم المدنی الشافی (المتوفی 1123ھ) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (المتوفی 1176ھ) حضرت شاہ اسماعیل شہید بالاکوٹ 1246ھ)

امید ہے اس وضاحت کے بعد احباب بصیرت خود فیصلہ کرلیں گے کہ مؤلف فولڈر نے سوائے جھوٹ اور غلط بیانی کے کچھ بھی نہیں لکھا۔

سچ نمبر 6

مؤلف فولڈر نے تحریر کیا کہ’’ مرزا نے لکھا کہ وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی...... ؟ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے مرزا کا یہ دعویٰ کہ بخاری شریف میں ایسی کوئی حدیث ہے یہ سراسر جھوٹ ہے‘‘۔

جواب : قارئین کرام سیدنا حضرت بانی جماعت احمدیہ کی اصل تحریر درج ذیل ہے:۔

’’ وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اُن کی نسبت آواز آئے گی کہ ھذا خلیفة الله المهدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے...... (شہادۃ القرآن صفحہ 49)

حدیث فرمان الرسول ﷺ کو کہا جاتا ہے حضرت جماعت احمدیہ علیہ السلام نے جسے حدیث لکھا وہ بلاشبہ حدیث تو ہے مگر بخاری کی بجائے صحاح ستہ ہی کی ایک کتاب سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج

المھدی میں موجود ہے۔ اور اس کے بارے میں رواہ الحاکم فی المستدرک وقال صحیح علی شرط الشیخین حاکم نے المستدرک میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث شیخین یعنی امام بخاری اور امام مسلم کی متعین کردہ شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

قارئین! کتاب کا حوالہ درج کرنے میں سہو و غلطی ہو جانا جھوٹ نہیں کہلاتا۔ اور اسی طرح کے سہو کے بارے میں سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا انما انا بشر مثلکم انسیٰ کما تنسون (متفق علیہ۔ مشکوۃ باب السھو) میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں۔ میں بھی ایسے ہی بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو۔

آسمان سے آواز آنے سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید اور احادیث میں مذکور پیشگوئیوں کے مطابق چاند سورج گرہن اور دوسرے متعدد آسمانی نشانات ظاہر ہوئے گویا وہ صداقت مسیح و مہدی کے بارے میں آواز دے رہے تھے اور اعلان کرر ہے تھے۔

سچ نمبر 7

مؤلف فولڈر نے حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی کتاب ایام الصلح روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ 394 کی ایک عبارت نقل کرتے ہوئے اعتراض لکھا ہے کہ ’مرزا نے صریح جھوٹ بولا کہ حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام مکتبوں میں بیٹھے اور کسی کی شاگردی اختیار کی تھی یہ کھلا ہوا بہتان ہے نبی کسی انسان کا شاگرد نہیں ہوتا‘‘ (صفحہ ۷)

جواب :: قارئین کرام! موسیٰ علیہ السلام کا حضرت خضر سے علم حاصل کرنے کا ذکر تفاسیر (سورۃ الکھف) میں موجود ہے، مولانا محمود الحسن صاحب نے قرآن مجید کا جو اردو ترجمہ کیا اور حاشیہ میں تفسیر مولانا بشیر احمد صاحب عثمانی نے تحریر کی اور خادم حرمین شریفین شاہ سعودی عرب کی طرف سے ہدیۃً تقسیم کیا گیا اُس میں تحریر ہے: ’’موسیٰ علیہ السلام خضر سے ملے علیک سلیک کے بعد خضر نے سبب پوچھا موسیٰ نے آنے کا سبب بتلایا...... یعنی اجازت ہو تو چند روز آپ کے ہمراہ رہ کر اس مخصوص علم کا کچھ حصہ حاصل کروں‘‘ (تفسیر سورہ الکھف صفحہ 402)

اسی طرح علامہ سیوطی فرماتے ہیں فقبل موسی شرطه رعاية لادب المتعلم مع العالم (الجلالین الکمالین) کہ موسیٰ علیہ السلام نے اُس کی شرط کو قبول کرلیا کہ وہ متعلم کی طرح عالم کا ادب ملحوظ رکھیں گے۔

ان حوالہ جات سے ثابت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خضر کی شاگردی اختیار کی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شاگردی اختیار کرنے کے بارے میں سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کا فرمان ہے، حضرت ابو سعید خدری کی روایت ہے کہ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عیسیٰ ارسلتہ امہ لیتعلم (قصص الانبیاء صفحہ 239 مؤلف علامہ محمد بن ابراہیم شبلی مطبوعہ مطبع حجاز قاہرہ مصر) کہ عیسیٰ کو ان کی ماں نے تعلیم حاصل کرنے کیلئے کسی عالم کے پاس بھیجا۔ بیسوی صدی کے شہرہ آفاق عرب سکالر جناب عباس محمود عقاد نے اپنی کتاب حیاۃ المسیح التاریخ وکشوف العصر الحاضر الحدیث (الناشر دار الکتاب العربی۔ بیروت۔ لبنان) نے بڑی تحقیق کے بعد تحریر فرمایا:۔

والقول الراجع بین المورخین ان معلمی السید المسیح فی صباہ کانوا من طائفة الفریسین (صفحہ 52) یعنی مورخین کے نزدیک جس قول کو سب سے زیادہ ترجیح حاصل ہے وہ یہ ہے کہ فریسیوں کا گروہ مسیح علیہ السلام کو بچپن میں پڑھاتا تھا

قارئین کرام !! قرآن مجید کی تفاسیر حدیث شریف تاریخی حوالہ سے ثابت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے علم حاصل کیا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام نے فریسیوں سے علم حاصل کیا مگر ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ نے دینی روحانی علوم کسی انسان سے حاصل نہیں کئے بلکہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے حاصل کئے۔ یہی آپ کی شان حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے تحریر فرمائی ہے۔

(کوئی بتلائے اس میں جھوٹ کیا ہے؟؟)

سچ نمبر 8

فولڈر کے مؤلف صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:۔

’’تین شہروں کے نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کئے گئے مکہ مدینہ اور قادیان‘‘ (ازالہ اوہام روحانی خزائن صفحہ 140)

جواب: قارئین کرام! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر صاحب میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے...... تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے کہ مجھے دکھلایا گیا تھا (ازالہ اوہام حاشیہ صفحہ 77)

اس عبارت سے واضح ہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے جو کچھ دیکھا کشف میں دیکھا اور یہ جملہ کہ (تین شہروں کے نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے) یہ بھی کشفی حالت میں کہا اور جیسا کہ اہل علم جانتے ہیں کہ اکثر کشف، خوابیں، رؤیا تعبیر طلب ہوتی ہیں وہ ظاہری حالت پر چسپاں نہیں ہوا کرتی۔ مثال کے طور پر سورہ یوسف میں ذکر ہے ’’یوسف نے اپنے باپ (یعقوب) سے کہا اے میرے باپ یقیناً میں نے رؤیا دیکھا انی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتھم لی سجدین (یوسف 8-12) کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند میرے لئے سجدہ کرر ہے ہیں۔ مؤلف فولڈر بتا سکتے ہیں کیا یہ ظاہری طور پر وقوع پذیر ہوا تھا؟؟ کیا یہ (نعوذ باللہ) جھوٹ نہیں ہے؟؟

غزوہ احد (۳ ھجری مارچ 624ء) سے قبل سیدنا محمد ﷺ نے خواب میں ایک گائے دیکھی کہ وہ ذبح کی جارہی ہے اور ایک مینڈھا دیکھا کہ جس کی پیٹھ پر آپ سوار ہوئے (سیرۃ ابن ہشام) کیا کوئی ثابت کرسکتا ہے کہ اُحد کے موقعہ پر اس رؤیا کے مطابق ظاہری طور پر گائے ذبح ہوئے یا آنحضرت ﷺ مینڈھے پر سوار ہوئے ہوں؟؟ ہر تاریخ دان کا جواب یہی ہوگا ہرگز نہیں۔

پس حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے حالت کشف میں جو جملہ فرمایا اُس کا اطلاق ظاہر پر قطعاً نہیں ہوتا۔ ہاں اس کشف کی یہ تعبیر ضرور تھی کہ جس مقام پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوا وہ بھی معزز ہو جائے گا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ سب سے مقدس شہر مکہ شریف ہے جہاں خانہ کعبہ ہے جس طرف رُخ کر کے ہم نماز ادا کرتے ہیں۔ دوسرے نمبر پر یثرب المدینہ المنورہ ہے جہاں سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کا روضہ مبارک ہے اور تیسرے نمبر پر قادیان ہے جہاں حضرت امام مہدی بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کا مزار مبارک ہے۔

سچ نمبر 9

فولڈر کے مؤلف صاحب نے تحریر کیا: کہ مرزا قادیانی نے لکھا تمام نبیوں کی کتابوں اور ایسا ہی قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لیکر آخر تک دنیا کی عمر سات ہزار سال رکھی ہے (بقول مؤلف فولڈر) قرآن مجید اور تمام سابقہ کتابوں میں ایسا کہیں نہیں ہے یہ بالکل جھوٹ ہے اور صریح جھوٹ ہے (صفحہ ۹)

جواب :: قارئین کرام! حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کے تحریر کردہ لفظ ’’معلوم ہوتا ہے‘‘ پر غور فرمائیں یعنی سابقہ کتب اور قرآن مجید پر اجتہاد و غور و فکر کے بعد ایک نظریہ پیش کیا جارہا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوباً عندھم فی التوارۃ والا نجیل (الاعراف 7-158) رسول نبی اُمی جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ اگر کوئی عیسائی یہ کہے کہ یہ تو جھوٹ ہے کہاں ہے انجیل میں کہ رسول نبی اُمی آئے گا؟

حقیقت میں ہر دو معترضین کے اعتراضات درست نہیں بعض مقامات پر الفاظ کے تتبع سے زیادہ اُس کا مفہوم و نتیجہ زیادہ قابل غور ہوتا ہے۔

اب جہاں تک دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے یہ استنباط تورایت کی کتاب پیدائش باب نمبر ا اور دو کو پیش نظر رکھ کر کیا گیا ہے اس میں مذکور ہے کہ یہ کائنات چھ دن میں معرض وجود میں آئی اور ساتویں دن کے بارے میں لکھا ہے کہ ’’خدا نے ساتویں دن کو برکت دی اور اُسے مقدس ٹھہرایا (پیدائش ۳۔۲) اور اس مؤقف پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

’’دوسری حدیثوں سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ عمر دنیا کی سات ہزار سال ہے اور قرآن شریف کی آیت سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون (الحج 48) یعنی ایک دن خدا کے نزدیک تمہارے ہزار سال کے برابر ہے۔ پس جبکہ خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ دن سات ہیں پس اسی سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ انسانی نسل کی عمر سات ہزار سال ہے۔

جیسا کہ خدا نے میرے پر ظاہر کیا کہ سورۃ العصر کے عدد جس قدر حساب جمل کی رو سے معلوم ہوتے ہیں اسی قدر نسل انسان کا آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک تک بحساب قمری گزر چکا تھا کیونکہ خدا نے حساب قمری رکھا ہے اور اس حساب سے ہماری اس وقت تک نسل انسان کی عمر چھ ہزار برس تک ختم ہو چکی ہے اور اب ہم ساتویں ہزار میں ہیں......

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن ج ۲۲ صفحہ 457)

کنز العمال میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: الدنیا جمعة من جمع الآخرة سبعة آلاف سنة (کتاب خلق العالم جلد ۶ ص 161 روایت نمبر 15222) یعنی دنیا جمعہ ہے اور آخری جمعہ کے سات ہزار سال ہیں۔

جمعہ سے مراد سات دن ہیں جیسے اردو میں ایک ہفتہ سات دن کا ہوتا ہے عربی محاورہ میں ایک جمعہ سات دن کا ہوتا ہے یعنی انسانیت پر اس دنیا میں جو ادوار آتے ہیں وہ ایک ایک جمعہ کے ہوتے ہیں اور آخری جمعہ بھی سات ہزار سال کا ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے الدنیا کلھا سبعة ایام من ایام الآخرة‘‘ (الدیلمی عن انس۔ کنز العمال ج ۶ ص 157 روایت 15214) یعنی اس دنیا کی کل عمر سات دن ہے آخرت کے ایام میں سے۔

اس وضاحت کے بعد ہر متقی انسان کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے جو کچھ تحریر فرمایا بالکل سچ اور حق پر مبنی تھا۔

نویں صدی ہجری تک تیس جھوٹے نبی آکر اپنے انجام کو پہنچ چکے تھے

جہاں تک آنحضرت ﷺ کے ثلثون کذابون تیس جھوٹے نبیوں کے آنے کا تعلق ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ صحیح مسلم کی شرح اکمال الاکمال حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی آمد سے تقریباً ساڑھے چار صدیاں قبل لکھی گئی تھی اور اس کے مصنف کی وفات 828 ہجری میں ہوگئی تھی۔ وہ اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں ھذا الحدیث ظھر صدقه فانه لو عد من تنبا من زمنه صلى الله عليه وسلم الى الان لبلغ ھذا العدد ویعرف ذلک من یطالع التاریخ (اکمال الاکمال مصری جلد ۷ ص 458)

ترجمہ: اس حدیث کی سچائی ظاہر ہوچکی ہے اگر آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے آج تک نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کو گنا جائے تو یہ تعداد پوری ہوچکی ہے اور جو شخص تاریخ کا مطالعہ کرے اُسے جان لے گا۔ اس وضاحت کے بعد حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام پر اس حدیث کو چسپاں کرنا انتہائی درجہ کی جہالت اور نادانی ہوگی اگر حضرت بانی جماعت احمدیہ اپنے دعویٰ میں (بقول مخالفین احمدیت) جھوٹے ہوتے تو اللہ تعالیٰ خود انہیں تباہ کردیتا حضورؑ تو خود فرماتے ہیں:۔

یہ اگر انسان کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کیلئے کافی تھا وہ پروردگار
کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار

❂❂❂❂

"جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے
وہ آسمان پر عزت پائیں گے"
{ ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام }

قادیان کی یادیں

محمد سعید احمد لاہور چھاؤنی

1938ء میں برصغیر ہند میں اقتصادی بدحالی کے باعث بے روزگاری بہت تھی۔ خاکسار کے والد مکرم محمد رفیق صاحب معاشی ناہمواری کی وجہ سے قادیان آئے۔ خاکسار تعلیم الاسلام اسکول میں تیسری جماعت میں داخل ہوا۔ ہمارے استاد ماسٹر عبدالعزیز صاحب تھے جو قادیان کے قریب کسی گاؤں سے روزانہ سائیکل پر آتے تھے ان کا پروقار اور پرنور چہرہ، شفقت بھرا سلوک اور تدریس کا مثالی طریقہ 70 سال گذرنے کے باوجود آج بھی میرے دل ودماغ پر نقش ہے۔ مسکراتے کم تھے۔ ہنستے کبھی نہیں دیکھا نہ دوسرے اساتذہ سے گپ شپ کرتے دیکھا کسی طالبعلم کو سزا دیتے بھی نہیں دیکھا۔ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ ہر وقت ذکر الٰہی کرتے ہوں۔ تقسیم ملک کے بعد میرے شعور میں ذرا پختگی آئی تو احسانمندی کے جذبہ سے خواہش پیدا ہوئی کہ محترم ماسٹر عبدالعزیز صاحب سے پھر ملاقات ہو جائے تو ان کی قدم بوسی کروں اور صحبت صالحین سے حصہ لینے کی کوشش کروں مگر افسوس کہ یہ خواہش تشنہ ہی رہی۔

تعلیم الاسلام اسکول کے پرائمری حصہ میں طلباء کو قرآن کریم ناظرہ سادہ نماز اور دعائیں نصاب کے طور پر پڑھادی جاتیں اور زبانی یاد کرادی جاتیں۔ دعائے قنوت لمبی ہونے کی وجہ سے بچوں کو پوری طرح یاد کرنی ذرا مشکل ہوتی تھی۔

محلہ وار اطفال الاحمدیہ کی تنظیم بڑی فعال تھی عام طور پر صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے مربی اطفال مقرر کئے جاتے تھے خاکسار محلہ دارالعلوم میں رہتا تھا اور پنجگانہ نمازیں مسجد نور میں ادا کرتا تھا۔ مکرم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب پنجابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے مربی تھے موٹی عینک لگاتے تھے پھر بھی نظر کمزور تھی بس راستہ دیکھ لیتے تھے۔

ایک روز عشاء کی نماز مسجد نور میں ادا کرنے کے بعد ہم دس بارہ اطفال گھروں کو جارہے تھے گرمیوں کا موسم تھا رات کی خنکی سے بچوں کو دن بھر کی گرمی سے کچھ نجات ملی۔ اسکول میں تعطیلات تھیں۔ چاندنی رات تھی تو بچوں نے اچانک چھپن چھپائی کھیلنے کا پروگرام بنالیا۔ بچے کھیل رہے ہوں تو شور مچانا ان کا پیدائشی حق ہے۔ ہم ایسی کیفیت میں تھے کہ بزرگ نمازی نماز کے بعد لمبے نوافل کی ادائیگی سے فارغ ہوکر گھروں کو واپس جارہے تھے۔ ہمارے مربی صاحب نے ہمارا شور سنا تو سخت ناراضگی اور غصہ کا اظہار کرتے ہوئے زور سے پکارا ''او نیک بختو سب ادھر آجاؤ''۔ اب ہمیں معلوم تھا کہ ان کی بینائی کمزور ہے۔ رات اگرچہ چاندنی تھی پھر بھی ان کو لڑکوں کی شکلیں نظر نہیں آسکتی تھیں مگر کوئی لڑکا نہ بھاگا۔ ہم سب خاموشی سے مربی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ اب وہ ہمیں ڈانٹ رہے تھے کہ نماز کب کی ختم ہوگئی ہے اور تم اب تک یہاں کھیل رہے ہو۔ تمہاری مائیں گھروں میں پریشان ہوں گی اور پھر صبح کی نماز کے لئے کیسے اُٹھو گے۔ میں تمہیں بہت سخت سزا دوں گا اور بار بار اپنی چھڑی کو زمین پر مار رہے تھے جس کی وجہ سے ہم بچوں پر بہت خوف طاری ہوا کہ خدا جانے مربی صاحب کیا سزا دیں گے۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ جن بچوں کو دعائے قنوت آتی ہے ہاتھ کھڑا کریں اب سب کا حال ایک جیسا تھا کسی نے ہاتھ کھڑا نہ کیا تو مربی صاحب کا غصہ اور بڑھ گیا۔ کہنے لگے اب تمہاری سزا یہی ہے کہ جو دعائے قنوت سنائے وہی گھر جائے۔ وہیں زمین پر کلاس لگ گئی اور سب بچوں کو دعائے قنوت یاد کرائی گئی۔ کلاس ختم ہونے پر مربی صاحب نے تاکید کی کہ اپنی ماؤں کو جاکر بتادینا کہ آج مربی صاحب کے دعائے قنوت یاد کرانے کی وجہ سے دیر ہوگئی ہے۔ ہماری چھپن چھپائی اور شور مچانے کا کوئی ذکر نہ تھا۔ میری دعائے قنوت اس وقت کی یاد کی ہوئی ہے۔

اس زمانہ میں قادیان کی آبادی میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کافی تعداد بقید حیات تھی۔ یہ پاک گروہ بڑے اہتمام سے پنجگانہ نمازیں اپنے اپنے حلقہ کی مساجد میں ادا کرتے۔ آتے جاتے کبھی کبھی چار پانچ کا گروہ بن جاتا۔ ہم بچے تجسس کی راہ سے کہ یہ بزرگ آپس میں کیا باتیں کرتے ہیں ان کے پیچھے ہو لیتے تو یہی پتہ چلتا کہ رات مجھے یہ خواب آئی ہے یہ الہام ہوا ہے یہ نئی بات میرے علم میں آئی ہے یا یہ نشان حضرت بانی جماعت احمدیہ کی صداقت کا پورا ہوتے دیکھا ہے۔ کم عمری کی وجہ سے ان بزرگان کی سب علمی اور روحانی باتیں سمجھ نہ آتی تھیں مگر آج تک طبیعت میں یہی تاثر ہے کہ یہ فرشتے تھے جو انسانی صورتوں میں زمین پر چلتے پھرتے تھے۔ آپس میں ملتے تو سلام کے بعد معانقہ کرتے۔ چہروں پر نور اور انبساط کی لہر ہوتی۔ ایک دوسرے کی خیریت دریافت کرتے۔ یوں محسوس ہوتا کہ برسوں بعد یہ بچھڑے ہوئے ملے ہیں۔ حالانکہ نمازوں میں پانچ وقت ملاقات ہوتی تھی۔ ایک دوسرے کو بھائی صاحب کہہ کر مخاطب کرتے اور کئی ایک صحابہ کے نام کے ساتھ بھائی کا لفظ ملاحقہ بن گیا تھا جیسے بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی بھائی عبدالرحیم صاحب بھائی شیر محمد صاحب۔

ہم بچے کھیل رہے ہوتے تھے تو انتہائی پیارے انداز میں نماز کے لئے مسجد میں جانے کی تحریک کرتے جیسے بچو کیا اذان ہوگئی ہے یا بچو میں نماز کیلئے جارہا ہوں یا جس بچے کو ذاتی طور پر جانتے ہوتے اس سے کوئی ذاتی سوال پوچھ کر متوجہ کرتے جس سے اکثر بچوں کو نماز کے وقت سے قبل مسجد میں جانے کی عادت پڑ گئی مسجد میں بزرگان امام یا نماز کھڑی ہونے کے انتظار میں صفوں میں بیٹھے ذکر الٰہی کر رہے ہوتے۔ ہم بچے مسجد نور کی چھت پر چڑھ کر اکٹھے چار چار پانچ پانچ باجماعت اذانیں دیتے رہتے۔ عجیب روحانی ماحول تھا۔

قادیان کا ماحول علم اور روحانیت کا سمندر تھا۔ ہر طرف زوردار لہریں اٹھتیں۔ بزرگوں کو گھنٹوں مسجدوں میں جاکر نوافل ادا کرتے اور لمبے لمبے سجدے کرتے دیکھا قدم قدم پر قبولیت دعا کے واقعات سنے اور دیکھے۔

والد صاحب کی ملازمت کی وجہ سے تین سال قادیان سے باہر رہا۔

قادیان میں دوبارہ آمد

1948 میں والد صاحب کا تبادلہ واپس لاہور ہوگیا تو میں نے قادیان میں آٹھویں جماعت میں داخلہ لے لیا۔ الحمدللہ کہ واپس اپنی جنت میں آگیا۔

انہی دنوں ایک انگریز مسٹر آرچرڈ قادیان تلاش حق کے لئے آئے وہ ہمارے اسکول بھی آئے اور طلباء کے سامنے ایک حیرت انگیز مظاہرہ کیا۔ اسکول کے وسیع حال میں طلباء بیٹھے تھے۔ اسٹیج پر ایک لمبی میز تھی۔ اس نے اسٹیج پر آکر کہا کہ میری آنکھوں پر پٹی باندھ دی جائے اور میز پر نمبر وار ایک سو اشیاء رکھ دی جائیں۔ پھر کوئی استاد ان اشیاء کے نام اور نمبر اونچی آواز میں بتائے۔ ایسا کردینے پر انہوں نے اپنے حافظہ کی مدد سے سوتک چیزوں کے نام اور نمبر بالکل صحیح گن دیئے پھر طلباء سے کہا کہ وہ کسی چیز کا نمبر پکاریں تو وہ چیز کا نام بتادیں گے۔ چیز کا نام لیں تو وہ نمبر بتادیں گے۔ یہ مشق کافی دیر تک جاری رہی مگر کوئی غلطی نہ ہوئی ہم طلباء بلکہ اساتذہ بھی بہت حیران ہوئے۔

بعد میں وہ بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوگئے اور وہ تھے ہمارے انگریز مبلغ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ۔

1944ء میں حضرت مصلح موعودؓ کو اللہ تعالیٰ نے خواب میں بتایا کہ آپ ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ اس کے اعلان کیلئے بڑے بڑے شہروں میں جلسے منعقد کئے گئے۔ دہلی میں بھی ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ میرے والد صاحب مجھے اس تاریخی جلسہ میں شرکت کرنے کیلئے اپنے ساتھ دہلی لے گئے۔ وہاں مخالفین کی انتہائی گندی ذہنیت کے مظاہرہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور حضرت مصلح موعود کی شاندار قیادت کے نظارے دیکھے جب حکومت بے بس تھی مخالفین نے جلسہ میں فساد پیدا کرنے اور احمدیوں کی دلآزاری کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تو حضور کی اولی العزمی میں ہم نے جاء الحق وزھق الباطل کا ایمان پرور نظارہ دیکھا۔ اس جلسہ کی تفصیل تاریخ احمدیت میں آچکی ہے۔ مگر آنکھوں دیکھے نظارہ کا لطف بالکل اور ہوتا ہے۔

وہ خدام جن کو ہم قادیان میں کمزور اور بزدل سمجھتے تھے انہوں نے بہت بہادری دکھائی۔ میں طفل تھا۔ صرف خدام کو نظم وضبط قائم کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ میں کھڑا ایک ایک منظر دیکھ رہا تھا اور حیران ہو رہا تھا کہ تھوڑی دیر پہلے دہلی کے مخالفین شیر بن کر ہمارے خلاف نعرہ زنی کر رہے تھے اور پتھر مار رہے تھے۔ جب احمدی میدان میں اترے تو دیکھتے ہی دیکھتے وہ گیدڑ اور بھیڑ بکریاں بن گئے اور جلسہ گاہ سے غائب ہوگئے۔

1944ء میں تعلیم الاسلام کالج قادیان میں بننے کی وجہ سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کو نئی عمارت بنادی گئی اور اسکول کی پرانی عمارت کالج کو دے دی گئی۔ خاکسار نویں جماعت میں تھا کہ ایک نئی نورانی پروقار شخصیت بیرون ہند سے ہمارے اسکول کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر تعینات ہوئی یہ تھے حضرت سید محمد اللہ شاہ صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ماموں) انہوں نے بہت تھوڑے عرصہ میں سکول کے طریقہ تعلیم نظم وضبط اور ماحول میں ایک انقلاب پیدا کردیا۔ اسکول نے ترقی کے میدان میں عمودی طور پر بلند ہونا شروع کردیا۔ پھر تقسیم ملک کے بعد چنیوٹ اور ربوہ آکر میٹرک کے امتحان میں تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے لڑکوں نے پوری پنجاب یونیورسٹی (اس زمانہ میں بورڈ نہیں بنے تھے) میں اول آنا شروع کردیا۔ مزید برآں پہلی دس بیس پوزیشنوں میں بھی کافی تعداد میں اس اسکول کے لڑکے ہوتے تھے انفرادی طور پر ہر طالب علم کی ذات پر ہیڈ ماسٹر صاحب کی شخصیت کا گہرا اثر پڑا۔ تعلیم ونظم وضبط نمازوں کی پابندی احمدیت سے تعلق مطالعہ کی عادت میٹرک کے طلباء کیلئے نوائے وقت کے معیار کے اخبارات کا اداریہ پڑھنا سچ بولنا وقت کی پابندی لغویات سے پرہیز، اساتذہ اور بزرگان کی عزت کرنا، دینی اخوت جیسے اوصاف طلباء میں پیدا کئے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے انہوں نے یورپ میں مروجہ جدید طریقے استعمال کئے اسکول کے طلباء کی زندگیوں میں ایک پاکیزہ تبدیلی پیدا کردی۔ وہ حافظ قرآن تھے۔ سزا دینے میں اسلامی تعلیم پر عمل کرتے۔ صبح اسمبلی میں خود سزا دیتے۔ بھاری مضبوط جسم کے مالک تھے جس کا اثر سزا دینے میں نظر آتا تھا۔ وہ شب بیدار اور دعا گو تھے احمدیت کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔

خاکسار آٹھویں جماعت میں زیر تعلیم تھا۔ ہمارے ایک بزرگ اور شفیق استاد نے تحریک کی کہ احمدی بچوں کو اچھا مقرر بننا چاہئے اس سلسلہ میں طلباء اپنے نام پیش کریں۔ میں نے بھی اپنا نام لکھوادیا اور خیال یہ تھا کہ ہمارے محلہ کے صدر مولوی ابوالعطاء صاحب نامور مقرر ہیں اور مجھ سے شفقت فرماتے ہیں ان سے تقاریر لکھوالیا کروں گا اور یاد کرکے مقابلوں میں شامل ہوجایا کروں گا۔ اسطرح بہت اچھا مقرر بن جاؤں گا۔ چنانچہ اسی روز سہ پہر اس مقصد کیلئے مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہماری گفتگو کچھ اسطرح سے ہوئی:۔

سعید:: مولوی صاحب آج ہماری کلاس میں ماسٹر صاحب نے تقریر کرنے کیلئے تحریک کی ہے۔

مولوی صاحب:: بہت مبارک تحریک ہے۔

سعید:: میں نے بھی تقریر کیلئے نام لکھوایا ہے۔

مولوی صاحب:: مبارک ہو۔

سعید:: میں نے تقریر کرنی ہے۔

مولوی صاحب:: ضرور کرو۔

سعید:: آپ لکھ دیں گے نا

مولوی صاحب:: جب مجھے تقریر کرنا ہوگی ضرور لکھوں گا۔

سعید:: نہیں میرے لئے لکھ دیں۔

مولوی صاحب:: یہ کبھی نہیں ہوگا تم خود دس سطریں لکھو میں ضرورت کے مطابق تصحیح کردوں گا مگر تقریر تم لکھوگے۔

مولوی صاحب نے یہ بات اس وقار جذبہ اور محبت سے کہی کہ میں بظاہر ناکام لوٹا مگر ساری زندگی کیلئے نصیحت ہوگئی۔ بعد میں خاکسار نے کئی تقریریں کیں [illegible]

سے لکھوانے کی ضرورت نہ پڑی۔

میٹرک کے امتحان کیلئے پنجاب یونیورسٹی قادیاں میں سینٹر مقرر کرتی تھی امتحان دینے احمدی طلباء اور طالبات اور ان کے اساتذہ امتحان شروع ہونے سے کافی عرصے پہلے انفرادی اور اجتماعی طور پر خوب محنت کرنا شروع کر دیتے تھے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کرتے۔ جو قلم امتحان میں استعمال کرنا ہوتا تھا اس پر دعا کرواتے۔ امتحان شروع ہوتا تو جس مضمون کا پرچہ ہوتا اس مضمون کو پڑھانے والا استاد امتحان کے دورانیہ میں مُصلّی بچھا کر پورا وقت طلباء کی کامیابی کیلئے دعا کرتا رہتا۔ ان مساعی کا نتیجہ طلباء کی شاندار کامیابی کی صورت میں ظاہر ہوتا۔

خاکسار نے 1946ء میں میٹرک کا امتحان دیا۔ نتیجہ کا انتظار تھا۔ مکرم والد صاحب نے کسی مصلحت سے مجھے ارشاد فرمایا کہ تم فارغ ہو قرآن کا ترجمہ مولوی ابوالعطاء صاحب سے پڑھو۔ قادیان میں بچوں کی تربیت ایسے کی جاتی تھی کہ بزرگوں کی اطاعت میں خیر و برکت دیکھیے اگرچہ میرے خیال میں مجھے ترجمہ پڑھنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں میٹرک تک قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا دیا جاتا تھا نظارت تعلیم باقاعدہ امتحان لیکر سند جاری کرتی تھی تو پھر میٹرک کا داخلہ جاتا تھا۔ پھر محلہ میں ایک سے ایک بڑھ کر قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانے والے تھے۔ پھر بھی والد صاحب کے حکم کی تعمیل میں خاکسار مولوی ابوالعطاء صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور مدعا عرض کیا۔ انہوں نے کہا کہ تم نے میرا انتخاب بطور استاد کیوں کیا ہے۔ میں تو بے حد مصروف ہوں کسی اور سے پڑھ لو۔ خاکسار نے عرض کیا کہ والد صاحب کے حکم کی تعمیل میں ایسا کر رہا ہوں تو کہنے لگے کہ کل سے 11 بجے دوپہر جامعہ احمدیہ آنا شروع کر دو۔ نصف گھنٹہ کے لئے پڑھایا کروں گا یہ ان کا فری پیریڈ ہوتا تھا) مجھے بہت تعجب ہوا کہ اپنے گھر پر پڑھانے کی رائے جو میرے گھر سے ایک فرلانگ دور تھا جامعہ احمدیہ میں کیوں بلایا ہے جو قریباً دو میل کے فاصلہ پر تھا۔ کہنے لگے تم نے استاد کا انتخاب کیا ہے مجھے جگہ اور وقت کے انتخاب کا حق ہے۔ قادیان میں رہنے والوں کو معلوم ہوگا کہ مئی کے مہینہ میں 11 بجے دوپہر محلہ دارالعلوم سے محلہ دارالانوار جانے اور واپس آنے کا کیا مطلب ہے وہ بھی پیدل اور صرف نصف گھنٹہ پڑھنے کیلئے۔

والد صاحب کے حکم کا مطلب جو بہت بعد میں سمجھ آیا یہ تھا کہ مولوی صاحب حلقہ کے صدر ہیں۔ ان سے روزانہ ملاقات ہوگی تو میری نگرانی بھی ہو جائے گی کیونکہ والد صاحب بسلسلہ ملازمت لاہور میں مقیم تھے مولوی صاحب کا جامعہ احمدیہ بلانے کا مقصد یہ تھا کہ اعلیٰ مقصد کے لئے قربانی درکار ہوتی ہے۔ مولوی صاحب نے جس طرح پڑھایا اس سے قرآن کریم سے محبت کرنے اور اس پر غور کرنے کی عادت پڑ گئی۔

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

1946ء میں میٹرک پاس کر کے تعلیم الاسلام کالج میں داخل ہوا تو زندگی کا ایک نیا اور پر کشش موڑ تھا۔ کالج میں ہمارے ساتھ کثرت سے بیرون قادیان سے آنے والے طلباء داخل ہوئے میری قادیان کے مخصوص ماحول کی پر سکون زندگی میں ایک زلزلہ آ گیا۔ ہر طرح کے اچھے برے لڑکوں سے واسطہ پڑا۔ پھر اسکول کے اور کالج کے ماحول اور طریقہ تعلیم میں فرق تھا۔

قادیان میں رہنے والے ایک خاص قسم کی شریفانہ حجامت بنواتے تھے انگریزی کٹ پسند نہیں کیا جاتا تھا کالج کے ماحول کا پہلا منفی اثر میرے سر کے بالوں کو انگریزی کٹ بنوانا تھا۔ قادیان کے دوکاندار بہت اچھی روایات کے حامل تھے۔ ریتی چھلہ میں واقع ایک احمدی حجام کی دوکان سے خاکسار بال بنوایا کرتا تھا۔ احمدی حجام نے پہلے تو انگریزی کٹ بنانے سے انکار کر دیا پھر میرے اصرار پر بال بنانے سے مجھے وارننگ دی کہ اس فعل کے نتائج کی تمام تر ذمہ داری تم پر ہوگی۔

محترم والد صاحب ہفتہ وار تعطیل پر لاہور سے قادیان آجاتے تھے۔ جب اگلے ہفتہ کو آئے تو میرے انگریزی کٹ کو دیکھا مگر خاموش رہے جس سے میں نے ان کی پسندیدگی اور رضامندی کا تاثر لیا۔ دوسری روز صبح کہنے لگے ذرا بازار چلنا ہے میں نے خیال کیا کہ شاید مہینہ بھر کا گھر کا راشن وغیرہ کی خریداری کرنا ہوگی ہم دونوں بازار روانہ ہوگئے ریتی چھلے اسی حجام کی دوکان پر مجھے اندر لے گئے اور اس سے کہا کہ میں ذرا آگے جا رہا ہوں اس برخوردار کی ٹنڈ کر دو۔ احمدی حجام نے مجھے اپنی وارننگ یاد دلاتے ہوئے ذرا میری ٹنڈ کر دی۔ اس کے بعد میں ہفتہ بھر کالج نہ جا سکا مگر دینی شعار کا احترام کرنا ہمیشہ کیلئے سیکھ لیا۔

اس واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ کالج میں ہر طرح کے لڑکوں کے داخلہ سے قادیان کے لڑکوں پر ان کی تربیت کے مخصوص اور محفوظ حصار پر دباؤ پڑنا شروع ہوا۔ جائز اور ناجائز صحیح یا غلط ضروری یا غیر ضروری، فیشن پرستی یا قدامت پسندی کی بحثیں شروع ہوگئیں۔ اساتذہ بھی بیرون قادیان سے آئے تھے اور ان کا اپنا اپنا رنگ تھا غرض یہ ایک کشمکش کا دور تھا ہم ابھی کوئی فیصلہ نہیں کر پائے تھے کہ تقسیم ملک کی طوفانی لہر آئی اور ایک خونی دور میں سے گذرنا پڑا۔ خاکسار یف ایس سی کے آخری سال میں تھا۔ احمدی آبادی کا انخلاء شروع ہو گیا والدہ صاحبہ اور میرے بہن بھائی (جو سب مجھ سے چھوٹے تھے) لاہور چلے گئے اور میں نے قادیان کے حفاظت کے لئے اپنا نام پیش کر دیا۔ مجھے اور دو اور احمدیوں کو ایسی ذمہ داری سونپی گئی جو اس وقت کے لحاظ سے کافی قربانی کی متقاضی تھی اکتوبر 1947ء میں حضور کا حکم آیا کہ لاہور میں تعلیم الاسلام کالج کھل گیا ہے۔ تمام اساتذہ اور طلباء لاہور آجائیں۔ اس حکم کی تعمیل میں خاکسار 31 اکتوبر 1947ء میں خون کا دریا عبور کر کے لاہور پہنچ گیا۔ میرا جسم تو لاہور آ گیا مگر روح اور دل قادیان میں تھے۔ وہاں کی پہاڑ جیسی شخصیتیں اور قادیان کا مخصوص روحانی اور نورانی ماحول ہمیشہ یاد رہا۔

قادیان میں قیام کے پاکیزہ نقوش غیر شعوری اور شعوری طور پر خاکسار کی ذات میں ایسے منعکس ہوئے کہ ساری زندگی مختلف شکلوں اور صورتوں میں اجاگر ہوتے رہے بقیہ زندگی میں ویسا پاکیزہ پر سکون اور دلنواز ماحول نصیب نہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنا حضور کے خطبات جمعہ جلسہ سالانہ اور اجتماعات پر تقاریر مجالس علم و عرفان وغیرہ آج تک یاد نہیں۔ رفقاء کو قریب سے دیکھا اور کثرت سے صحبت صالحین نصیب ہوئی۔ بزرگان دین اور علمائے سلسلہ سے فیض پایا۔ اساتذہ تعلیم الاسلام اسکول اور کالج کا گہرا اثر لیا۔ اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیمیں اپنے ابتدائی مراحل سے گذر رہی تھیں۔ مجھے ایک عام رکن کے طور پر مستفید ہونے کا موقعہ ملا۔ جلسہ سالانہ اور اجتماعات پر ڈیوٹی دینے کی توفیق ملی۔ 1946ء میں بیت النور میں پندرہ روزہ تربیتی کلاس میں شرکت کی وجہ سے دینی مطالعہ کی چاٹ لگی۔ جو روز بروز بڑھتی گئی محترم والد صاحب بسلسلہ ملازمت لاہور میں مقیم تھے محترمہ والدہ صاحبہ نے حتی المقدور اچھی تربیت کرنے کی کوشش کی۔

❁❁❁❁

جلسہ سالانہ قادیان 2005 پر آنے والے مہمانان کرام اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بقدر ضرورت ساتھ لاویں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جلسہ سالانہ قادیان امسال انشاء اللہ تعالیٰ 28.27.26 دسمبر 2005 (بروز پیر۔ منگل۔ بدھ) منعقد ہوگا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس کی دی ہوئی بشارتوں کے عین مطابق اس بابرکت جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔ اس سال کا جلسہ سالانہ قادیان غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے اور مہمانوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوگا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بابرکت روحانی اجتماع میں خلوص نیت کے ساتھ شامل ہونے والوں کیلئے جو دعائیں کی ہیں ہمارا ایمان اور پختہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضرین جلسہ کو ان سے ضرور فیضیاب فرماتا ہے۔ ماہ دسمبر میں چونکہ بشمول پنجاب پورے شمالی خطہ میں شدید سردی کا موسم ہوتا ہے اس لئے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنا سرمائی بستر یعنی لحاف کمبل اور گرم پارچات وغیرہ اپنے ہمراہ لائیں۔ مگر ہر سال ہی یہ امر دیکھنے میں آتا ہے کہ اکثر مہمانان کرام انتظامیہ کو سرمائی لحاف مہیا کرنے کیلئے مجبور کرتے ہیں۔ جب کہ انتظامیہ کیلئے ہر مہمان کو سرمائی لحاف مہیا کرنا ممکن نہیں ہوتا اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی صعوبت ضائع نہیں جاتی“۔ (اشتہار 7 دسمبر 1892ء)

مہمانان کرام اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ قادیان میں جلسہ سالانہ کے پاس اس قدر کمروں کا انتظام نہیں جو آنے والی ہر فیملی کو دیا جائے۔ مردوں اور عورتوں کیلئے الگ الگ رہائش کا زیادہ انتظام کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں بھی تعاون کرنے کی گزارش ہے۔ جملہ صدر صاحبان اور امراء اپنی جماعت سے زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کر کے اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی پرزور تحریک کریں۔

(مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الله الیس بکاف عبدہ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدی بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

جلسہ سالانہ قادیان 2005 کے موقعہ پر نکاحوں کے اعلانات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر مورخہ 27 دسمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نکاحوں کے اعلانات فرمائیں گے۔ جو احباب اپنے بچوں کے نکاحوں کے اعلانات کروانا چاہتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ قبل از وقت نکاح فارم مکمل کروا کر دفتر رشتہ ناطہ اصلاح و ارشاد میں پہنچا دیں۔ تا انہیں 27 تاریخ کو ہونے والے اعلانات میں شامل کیا جا سکے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

بقیہ: دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 16

اور پردہ شروع کر دیا۔ پردہ کی مثالیں بھی ہیں اور دوسرے احکامات پر عمل کرنے کی مثالیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیت میں نئی داخل ہونے والی خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر کسی پاکستانی میں کوئی برائی دیکھیں تو ٹھوکر نہ کھائیں۔ فرمایا چند ایک بُری ہیں تو بہت ساری اچھی ہیں۔ آپ نے ان میں سے کسی کی بیعت نہیں کی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پردے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عورت بند ہو جائے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں عورتیں جنگوں میں بھی جاتی تھیں اور پانی بھی پلاتی تھیں اور دوسرے کام بھی کرتی تھیں۔ آنحضرت ﷺ کے بہت سے احکام کی تشریح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آدھا دین حضرت عائشہؓ نے سکھایا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کسی خاتون کو کام کرنا پڑے ملازمت کرنی پڑے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن ان ملازمتوں کو بہانہ بنا کر پردے نہیں اترنے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو پردے کی وجہ سے کام کا بہانہ کرتی ہیں یہ صرف بہانے ہیں۔ اگر کہیں روک بھی ہے تو اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔ نیک نیتی سے کوشش کریں تو خدا تعالیٰ بھی مدد فرماتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پردے کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا: آجکل جن لوگوں نے یہاں معاشرہ کا اثر قبول کیا ہے اس اثر قبول کرنے کی وجہ سے ان کے گھر برباد ی میں بڑھ گئے ہیں۔ طلاقیں ہو رہی ہیں۔ کہیں لڑکا طلاق دے دیتا ہے تو کہیں لڑکی علیحدگی لے لیتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت اور بچی کو تقویٰ پر چلتے ہوئے اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ معاشی حالات بہتر کرنے نہیں آئیں۔ آپ کے معاشی حالات جس طرح بہتر ہوئے ہیں اتنی ہی آپ کی ذمہ داری بھی بڑھ جاتی ہے۔ بچوں کی تربیت کی ذمہ داری سنبھالیں تو فکریں دور ہو جائیں گی کہ کس طرح ان کو آزاد ماحول سے، برائیوں سے بچانا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ان قوموں میں کھلے دل سے بات سننے کا حوصلہ ہے۔ انہوں نے آپ کو اپنے ملک میں جگہ دی ہے، آباد کیا ہے۔ یہ ان ملکوں کی خوبی ہے۔ سچائی کا عموماً معیار ان کا ایشین کی نسبت بہت اونچا ہے۔ حالانکہ سب سے زیادہ سچائی کی تعلیم اسلام نے دی ہے۔ بہر حال آزادی کے نام پر ان ملکوں میں اخلاق سوز حرکتیں ہوتی ہیں۔ ان باتوں سے خود بھی بچنا چاہئے اور اپنے بچوں کو بھی بچانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ رزق کی تنگی کے خوف سے اولاد کو قتل نہ کرو۔ قرآن کریم کی تعلیم ہر زمانے کے لئے ہے۔ کوئی اولاد کو اس طرح قتل نہیں کرتا کہ چھری پھیر دی جائے۔ یہی مطلب ہے کی ایسی تربیت نہ کرو کہ تمہاری اولاد برباد ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تربیت کے مختلف طریق ہیں۔ یہاں حکومت بھی خرچ دیتی ہے۔ رزق کی تنگی کا کوئی خوف نہیں۔ ان ملکوں کے لحاظ سے اور آپ کی نسبت کے لحاظ سے قتل اولاد کا یہ مطلب ہے کہ ماں باپ دونوں پیسے کمانے کے شوق سے کام پر چلے جاتے ہیں۔ بچے گھروں میں بڑے بھائی کے سپرد کر دیتے ہیں۔۔ بچے گھروں میں آزاد ہوتے ہیں۔ ماں باپ کے سر پر موجود نہ ہونے کی وجہ سے بڑی عمر کے بچے گھر سے باہر وقت گزارتے ہیں اور برائیوں میں پڑ جاتے ہیں۔ یا بعض ماں باپ اپنے بچوں کو کسی قابل اعتبار شخص کے سپرد کر جاتے ہیں لیکن وہ ان سے ایسا بہیمانہ سلوک کرتا ہے کہ بچوں کی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ ماں باپ کو تو یہ ہوتا ہے کہ ہم نے آمد پیدا کرنی ہے۔ صرف پیسہ کمانے کے شوق میں بچوں کی تربیت کی طرف توجہ نہیں دے رہے ہوتے۔ اس طرح بچے ماں باپ کی تربیت نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہو رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتے فرمایا کہ عورت گھر کی نگران ہے۔ فرمایا ماں کو بہر حال قربانی دینی چاہئے۔ بچوں کی خاطر قربانی دینی چاہئے۔ بچے سکول سے آئیں تو انہیں گھر میں سکون کا ماحول ملے۔ بچے اس وجہ سے بگڑ رہے ہیں کہ ماں باپ کا پیار نہیں ملتا۔ ماں باپ پیسے کمانے کی دوڑ میں لگے رہتے ہیں۔ اپنی دلچسپیوں میں مصروف ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قتل کرنے سے یہ مطلب بھی ہے کہ بچوں کو پیسہ کمانے کے لئے ایسی جگہ نہ بھیجو جہاں دین سے دور چلے جائیں۔ بعض والدین اپنے بچوں کو چھوٹی عمر میں ایسی جگہوں پر ملازمت کروا دیتے ہیں جہاں ان کے اخلاق خراب ہو رہے ہوتے ہیں۔ ہوٹلوں میں، کلبوں وغیرہ میں ملازم کروا دیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ماں باپ نے اگر اپنے بچوں کو تعلیم دلوائی ہوتی، تربیت دی ہوتی تو وہ معمولی رقم حاصل کرنے کے لئے یہ لغو نوکریاں تلاش نہیں کریں گے۔ فرمایا خاص طور پر بچیوں کو ایسی ملازمتوں سے ضرور بچانا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا پیسے کمانے کے لئے بچوں کی زندگیاں برباد نہ کریں۔ ان کو ہرگز ایسے کام نہیں کرنے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں اگر آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ میرے مرید ہو کر مجھے بدنام نہ کریں۔ تو پھر خدا کو بھی آپ کے پاک مستقبل کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہر احمدی بچی کو ایسی ملازمت سے بچنا چاہئے جہاں اس کے تقدس پر حرف آتا ہو۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں، شادیوں کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلائی کہ رشتوں میں ہمیشہ دین کو دیکھو۔ فرمایا ایسی جگہ رشتہ نہ کرو جہاں دین نہ ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ماں باپ رشتہ کر دیتے ہیں کہ ہماری بیٹی کے حالات اچھے ہو جائیں گے۔ ہمارا لڑکا کاروبار میں ترقی کرے گا۔ فرمایا سب سے اچھی چیز دین ہے اس کو دیکھنا چاہئے۔ لڑکے کی دینی حالت کو دیکھنا چاہئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ سب سے ضروری دین ہے اس کو دیکھنا چاہئے۔ بغیر دین دیکھے رشتہ نہیں کرنا چاہئے۔ اگر صرف دنیا دیکھیں گے تو بچیوں کو دین سے دور کرنے والی بات ہوگی۔ کئی ایسی بچیاں ہیں جو جماعت سے تو گئی ہیں اپنے گھروں سے بھی کٹ گئی ہیں۔ پس پیسہ دیکھ کر ہرگز رشتے نہیں کرنے چاہئیں۔ دین دیکھ کر رشتے کریں۔ فرمایا اس طرح یہاں بھی تربیت میں جو کمی نظر آتی ہے وہ قتل اولاد ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عورتوں کو اپنے گھروں میں وقت گزارنا چاہئے۔ فرمایا بعض مائیں جو پروفیشنل ہیں، ڈاکٹر ہیں، پڑھی لکھی ہیں، لیکن بچوں کی خاطر قربانی کرتی ہیں اور گھروں میں رہتی ہیں اور بچوں کی تربیت کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو جو اعزاز بخشا ہے کہ اس کے پاؤں تلے جنت ہے یہ اس لئے ہے کہ وہ بہت قربانی کرتی ہے۔ اپنے بچوں کی تربیت کے لئے اپنی خواہشات ختم کر کے قربانی کرتی ہے۔ اس سوچ کی وجہ سے کہ میرے بچے نیک ہو جائیں۔ مجھے ان چیزوں کی، دنیا کی ضرورت نہیں ہے تو خدا تعالیٰ ایسی ماؤں کی مدد کرتا ہے۔ یہ مائیں نہ صرف اپنی اولاد کے لئے جنت بنانے والی ہیں بلکہ خود بھی جنت حاصل کرنے والی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جن پر خدا کا فضل ہے وہ اس دنیا میں بھی جنت کے نظارے دیکھتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ لوگ امید رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی خدا تعالیٰ ان سے رحم کا سلوک فرمائے گا۔ آئندہ جہان میں بھی وہ جنت دیکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پس ہر احمدی عورت کو اپنے مقام، فرائض کو سمجھتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ایک تو اس نے اپنے پاک نمونے قائم کرنے ہیں تا کہ احمدیت کے پیغام پہنچانے میں ممد و معاون بن سکے۔ دوسرے دعا کے ساتھ ہمیشہ اپنے بچوں کی تربیت کرنے والی ہو۔ ان کو ہلاکت سے بچانے والی ہو۔ اگر آپ اس طرح ہوں گی تو پھر آپ اپنی اولاد کو بھی نسل در نسل جنت کی ضمانت دیتی چلی جائیں گی۔ خدا آپ کو اس کی توفیق دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بصیرت افروز خطاب دو بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب جلسہ گاہ سے براہ راست MTA پر دنیا بھر کے ممالک میں Live نشر کیا گیا۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد خواتین نے بڑے پرجوش انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں سوا دو بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ مسجد ناصر گوتھن برگ تشریف لے آئے۔ بعد از سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

سویڈن کی وزیر مملکت برائے مذہبی امور کی حضور انور سے ملاقات

سویڈن کی وزیر مملکت برائے مذہبی امور، Youth، تعلیم بچگان و تعلیم بالغاں Mrs.Lena Hallengren حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے مسجد ناصر گوتھن برگ تشریف لائیں۔ پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور وزیر مملکت نے حضور انور سے ملاقات کی۔

وزیر نے اپنا تعارف کروایا اور بتایا کہ وہ حکومت کی نمائندگی میں آئی ہیں۔ وزیر نے بتایا کہ جماعت کے بعض احباب سے میرا ذاتی تعلق ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سویڈن کے موجودہ حالات کے بارہ میں گفتگو فرمائی اور فرمایا کہ اب جو الیکشن آ رہے ہیں اس میں جو پارٹی عوام کی مدد کرے گی اور عوام کی سہولت کے لئے کام کرے گی تو وہ لازمی کامیاب ہو گی۔ وزیر موصوفہ نے اپنی پارٹی کی کامیابی کے لئے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

وزیر نے بتایا کہ میرا شعبہ تعلیم سے تعلق ہے۔ تو اس حوالہ سے حضور انور نے غانا میں اپنے قیام اور وہاں مختلف حیثیتوں میں تعلیم و تدریس کے فرائض کی سرانجام دہی کے بارہ میں بتایا۔ غانا میں پہلی بار گندم اگانے کی تحقیق کے بارہ میں بھی بتایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ الیکشن کے بارہ میں وزیر موصوفہ سے دریافت فرمایا کہ الیکشن میں آپ کی پوزیشن کیا ہے۔ سویڈن میں مسلمانوں اور غیر ملکیوں کی تعداد کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ نے ان لوگوں کو فری ہینڈ دے دیا جو مذہب کے نام پر سکول بنا رہے ہیں تو اسی طرح ہو گا جس طرح دنیا کے دوسرے ملکوں میں دینی مدارس میں ہے کہ صرف انتہاء پسندی کی تعلیم دے رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بہتر یہی ہے کہ اُسی سلیبس پر عمل ہو جو حکومت مہیا کرتی ہے تو اس پر وزیر نے بتایا کیونکہ یہاں کافی آزادی ہے تو اب ہم اس بارہ میں کوشش کر رہے ہیں کہ جو سلیبس حکومت سکولوں کو دیتی ہے اس پر عمل کریں۔

وزیر مملکت کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات ۲۵ منٹ تک جاری رہی۔ یہ وزیر مملکت، ملک کے دارالحکومت سٹاک ہالم (Stok Holm) سے جو کہ گوتھن برگ سے ۶۰۰ کلومیٹر دور ہے، صرف حضور انور سے ملاقات کے لئے By Air پہنچی تھیں۔

تقریب عشائیہ

آج پروگرام کے مطابق جماعت احمدیہ سویڈن نے ایک تقریب عشائیہ (Reception) کا اہتمام کیا تھا۔ اس تقریب کا اہتمام مسجد ناصر گوتھن برگ کی توسیع اور نئی تعمیر کے پیش نظر مسجد ناصر کے بیرونی احاطہ میں مارکی لگا کر کیا گیا تھا۔ چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر تشریف فرما تھے۔

اس تقریب میں ۶۸ مہمانوں نے شرکت کی۔ جن میں چودہ ممبران پارلیمنٹ، آٹھ پولیس چیفس، ۲۲ ڈاکٹرز، پروفیسرز اور اپنے شعبوں کے ہیڈز، ایک چرچ کے پادری اور ۹ لوکل کونسلرز اور Politician اور زندگی کے دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

وزیر مملکت Lena Hallen Gren نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔ شرکت کرنے والوں میں Mrs,Britt Bohlinolsson چیئرمین سویڈش سوشل ڈیموکریٹ پارٹی پارلیمانی گروپ بھی شامل تھیں۔ یہ ۱۴۶ ممبران پارلیمنٹ کے گروپ کی چیئرمین ہیں۔

مہمانوں کے خطابات

تقریب کا آغاز، تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزم عامر رشید نے تلاوت کی اور اس کا سویڈش ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد امیر صاحب سویڈن نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق پروفیسر ASK SANDE نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ موصوف نے حضور انور کو سویڈن آمد پر خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور بتایا کہ میں جماعت کا پرانا دوست ہوں اور اس مسجد میں میرا آنا جانا کثرت کے ساتھ ہے۔ میرے ریلیجنس ڈیپارٹمنٹ کے جو طلباء ہیں وہ اکثر اس مسجد کا وزٹ کرتے ہیں اور ہم یہاں سے مذہبی معلومات لیتے ہیں۔

ان پروفیسر صاحب نے مختلف مذہبی کتب لکھی ہیں جن میں بہت اچھے رنگ میں احمدیت کا ذکر کیا ہے۔

ان پروفیسر صاحب کے بعد Mr.Frank Anderson نے مختصر ایڈریس کیا۔ یہ سوشل ڈیموکریٹ پارٹی صوبہ گوتھن برگ کے چیئرمین ہیں اور اپنی پارٹی کی مرکزی مجلس عاملہ کے رکن ہیں اور صوبہ گوتھن برگ کی بلدیہ کے چیئرمین بھی ہیں۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں حضور انور کو خوش آمدید کہا اور اس تقریب میں شمولیت کی دعوت پر شکریہ ادا کیا۔ اور گوتھن برگ میں پہلے سیکنڈے نیوین جلسہ سالانہ کے انعقاد کے بارہ

میں بتایا اور اپنے تعاون اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

اس کے بعد وزیر مملکت سویڈن Mrs.Lena Hallen Gren نے ایڈریس کیا۔ انہوں نے کہا: میرے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ آج میں حکومت سویڈن کے نمائندہ کے طور پر حضور اقدس حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے اعزاز میں ترتیب دیئے ہوئے استقبالیہ میں شامل ہوں۔ ہم آج ایک ایسی مسجد میں جمع ہیں جو ایک عرصہ سے یہاں موجود ہے۔ یہ مسجد اپنی ذات میں ایک تہذیب کی تبدیلی کی علامت ہے اور ایک نظریہ فکر اور ایک جماعت کی اتحاد کی علامت ہے۔

وزیر موصوف نے کہا اس مسجد نے معاشرہ کو متحد کرنے میں بڑا کردار ادا کیا ہے اور سرحدوں کی درمیانی روک اور باڑ کو دور کر کے ایک بنا دیا ہے۔ ایسی دیواروں کو صرف رواداری، دانشوری اور ڈائلاگ کے ذریعہ ہی پاٹا جا سکتا ہے۔ مخالفتیں ہمیں فتح نہیں کر سکتیں مگر جمہوریت فتح کر سکتی ہے۔

وزیر موصوف نے کہا آج حضور اقدس کی تشریف آوری کے باعث معاشرہ میں اتحاد اور تعاون کے امکانات زیادہ روشن ہو گئے ہیں۔ سویڈن خود حقوق انسانی کے استحکام میں ایک مقام رکھتا ہے۔ انسانیت کے خاندان کے ہر فرد کا یہ بنیادی حق ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ انسانی حقوق کے بنیادی چارٹر کا ابتدائیہ یہ ہے کہ تمام انسان عزت و احترام میں برابر کے حقدار ہیں اور مشترکہ انسانی اقدار کے حامل ہیں۔ انسان امن اور تحفظ اور انسانی ترقی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم برابر ہیں۔ وزیر موصوف نے اپنا ایڈریس جاری رکھتے ہوئے آخر پر کہا مجھے امید ہے کہ آج کی محفل میں حضور انور کی شمولیت ہمیں اعلیٰ اقدار کی طرف کھینچ لانے کا ذریعہ بنے گی۔

حضور انور کا خطاب

وزیر مملکت کے ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ قرآن کریم نے مسجد اور دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کے احترام کی تعلیم دی ہے۔ مسجد صرف ایک خدا کی عبادت کے لئے ہوگی۔ امن اور محبت کا مقام ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ مختلف جگہوں پر قرآن کریم کی اسی تعلیم کے پیش نظر مساجد تعمیر کرتی ہے۔ مساجد سے امن کا پیغام دیا جاتا ہے۔ یہ امن کا سمبل (Symbol) ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک انسان کا خدا سے تعلق نہیں ہے اور جب تک وہ حقوق العباد ادا نہیں کرتا اس کا مذہب نامکمل ہے۔ خدا کا حق بھی ادا کرنا ہے اور اس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو قسم کے حقوق ادا کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ انسان پر ایک حق خدا تعالیٰ کی عبادت کا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا۔ دوسرا حق ایک انسان کا دوسرے انسان پر ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں۔ رشتہ داروں اور اقرباء کے حقوق ہیں، ہر مومن پر فرض ہے کہ ہر دوسرے مومن کو اپنا بھائی سمجھ کر اس سے اخوت کا سلوک کرے۔ اس ہمدردی اور محبت کا دوسرا رخ یہ ہے کہ تمام بنی نوع انسان سے خواہ ان کا تعلق کسی مذہب سے ہو ہمارا تعلق ہمدردی اور شفقت کا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ ہماری جماعت کا ماٹو Love For All Hatred For None 'محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'، ساری دنیا میں شہرت پا چکا ہے۔ گو محبت اور بھائی چارہ کا یہ ماٹو، یہ اعلان کوئی اشتہار بازی نہیں ہے۔ ہمارا عمل اس کی تائید کرتا ہے۔ ہماری مساجد صرف اور صرف خدائے واحد کی عبادت اور امن کے قیام کے لئے ہیں۔ ہماری مساجد دہشت گردی یا نفرت کا مظہر نہیں ہیں بلکہ عبادت کی جگہیں ہیں جو بھی چاہے عبادت کے لئے آئے اور عبادت کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارا دل عالم انسانیت کی ہمدردی سے بھرا ہوا ہے اور ہم صرف محبت انسانیت کے لفظی دعویٰ تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ عملی زندگی میں خدمت انسانیت میں ہمارا قدم آگے سے آگے بڑھ رہا ہے اور بڑھتا چلا جائے گا۔ ہمارے نزدیک جو شخص بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کرتا ہے وہ خدا کے حقوق کا بھی خائن ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس احمدی اس قوم کو بتائیں کہ ہم سب سے محبت رکھتے ہیں۔ ہم محبت و امن پھیلاتے ہیں اور محبت سے دل جیتتے ہیں۔ ہم خدا کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور سب سے محبت رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس مسجد کو Symbol Of Peace بنائے، محبت و امن کی جگہ بنائے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں آپ سب مہمانوں کا ممنون ہوں کہ آپ لوگ باوجود انتہائی مصروفیت کے اپنے قیمتی وقت میں سے وقت نکال کر جماعت احمدیہ سویڈن کی پہلی مسجد ناصر میں تشریف لائے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہمارا یہ تعلق وقتی اور عارضی نہیں ہوگا بلکہ ہمارے باہمی روابط پہلے سے زیادہ گہرے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ اس تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرداً فرداً تمام مہمانوں سے ملے، تعارف حاصل کیا اور بعض مہمانوں سے گفتگو بھی فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وزیر مملکت، پروفیسر Ake Sande اور صوبہ گوتھن برگ کی بلدیہ کے چیئر مین Mr.Frank Anderson کو قرآن کریم تحفۃً عطا فرمایا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ تشریف لے جا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مسجد ناصر گوتھن برگ پہنچے اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں نے مسجد کا وزٹ بھی کیا۔ وزیر مملکت Mrs.Lena Hallen Gren جو کہ حکومت سویڈن کے نمائندہ کی حیثیت سے آئی تھیں حضور انور سے ملاقات سے قبل جلسہ گاہ بھی گئیں۔ اور جلسہ کے پروگرام میں شامل ہوئیں۔ خطاب بھی کیا اور لجنہ میں خواتین سے ملیں اور بات چیت کی۔ کھانا تقسیم ہوتے دیکھا۔ اس کے بعد پھر حضور انور سے ملاقات کے لئے مسجد ناصر گوتھن برگ آئیں۔ حضور انور سے ملاقات کے بعد ان کا پروگرام تھا کہ پونے سات بجے کی فلائٹ پر گوتھن برگ سے واپس سٹاک ہالم چلی جائیں گی کیونکہ ہفتہ کے دن یہ آخری فلائٹ ہے جو گوتھن برگ سے سٹاک ہالم جاتی ہے۔ لیکن یہ حضور انور کی شخصیت اور ملاقات سے اس قدر متاثر ہوئیں کہ انہوں نے اپنے سب پروگرام چھوڑ دیئے اور رات آٹھ بجے تک تقریب میں شامل رہیں۔ انہوں نے اپنے خاوند کو اطلاع دی کہ آپ بچے کو سنبھالیں اب میں By Air نہیں آرہی۔ تمام فنکشن Attend کر کے آؤں گی۔ چنانچہ حکومت کی انتظامیہ نے ان کے لئے کار کا انتظام کیا اور یہ جہاز کا ایک گھنٹہ کا سفر چھوڑ کر، کار پر مسلسل چھ گھنٹے سفر کر کے رات دو بجے کے قریب سٹاک ہالم (Stokholm) پہنچیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ ان لوگوں کے دلوں کو پھیر رہا ہے۔ اس وزیر نے خود ہی بیان کیا کہ حضور انور کی ملاقات حضور انور کی شخصیت اور حضور انور کے خطاب سے میں اس قدر متاثر ہوئی کہ میں حضور انور کی اس مجلس سے اٹھ ہی نہ سکی۔

یہ خاتون وزیر حکومت سویڈن کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کرنے کے لئے لائی تھیں۔ مگر جلدی میں وہ تحفہ جہاز میں ہی بھول گئیں۔ تقریب کے دوران منتظمین سے بار بار افسوس کا اظہار کیا کہ تحفہ جہاز میں بھول گئی ہوں۔ اگلے روز انہوں نے ایک پارلیمنٹ ممبر Mrs.Marianne Carlst Rom کے ہاتھ یہ تحفہ حضور انور کو پیش کرنے کے لئے مسجد ناصر گوتھن برگ بھجوایا۔ جب کہ یہ لوگ عموماً ایسا نہیں کرتے۔ لیکن حضور انور کی شخصیت اور حضور انور سے مل کر ان پر اتنا اثر تھا کہ انہوں نے بجائے کسی سیکرٹری کو بھجوانے کے خصوصی طور پر ایک ممبر پارلیمنٹ کو یہ تحفہ پہنچانے کے لئے بھیجا۔

اس تقریب عشائیہ میں شامل ہونے والے مہمانوں میں ایک اہم مہمان Mrs.Briti Bchlin Olsson بھی شامل ہوئیں۔ موصوفہ سوشل ڈیموکریٹ پارٹی کے پارلیمانی گروپ کی چیئر پرسن ہیں اور ۱۴۶ ممبران پارلیمنٹ ان کے گروپ میں ہیں جن میں ملک کے وزیر اعظم بھی شامل ہیں۔ یہ قریباً دو صد کلومیٹر کار چلا کر اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے آئیں۔ یہ حضور انور کی شخصیت اور خطاب سے بہت متاثر ہوئیں کہ انہوں نے ایک احمدی ممبر کو بلا کر کہا کہ میں پارلیمنٹ میں سارے گروپ کو اس تقریب سے جو میں نے جماعت احمدیہ اور اسلام کا اصل اور صحیح رُخ خلیفہ کی تقریر سے سنا ہے بتاؤں گی اور ہم مل کر سارے گروپ کے ساتھ کام کریں گے۔ جماعت احمدیہ کی تعلیم اور ان کے خلیفہ کا پیغام تو بہت ہی پر امن اور انسانیت سے محبت پر وابستہ ہے۔

دیگر بہت سے مہمانوں نے بھی بہت اچھے الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

پریس میڈیا میں دورہ کی کوریج

آج بھی میڈیا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سویڈن آمد، جلسہ سالانہ کا انعقاد اور جماعت کے تعارف پر مشتمل خبروں اور مضامین کا سلسلہ جاری رہا۔

گوتھن برگ سویڈن کے نیشنل اخبار (Goteborg-Posten) نے اپنی ۱۷ ستمبر کی اشاعت میں صفحہ ۶، ۷ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ دو کالم کی شہ سرخی اور چھ کالم کا ایک مضمون شائع کیا۔ خبر کا عنوان تھا "احمدی مسلمانوں کے معزز مہمان کا Hosgbohojd مسجد میں ورود"

اخبار نے اپنے اس آرٹیکل، مضمون میں لکھا کہ: دو صد ملین احمدی جو 181 ممالک تک پھیلے ہوئے ہیں انہوں نے گوتھن برگ کے ایرکس برگ (Earks Berg) کے وسیع ہال میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کی براہ راست MTA کے ذریعہ روئیداد ملاحظہ کی۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام اس جلسہ میں تشریف لائے۔

کل بروز جمعۃ المبارک جماعت ہائے احمدیہ سکنڈے نیویا تین روزہ جلسہ سالانہ کا آغاز مسجد ناصر گوتھن برگ میں پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا۔ جس میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام حضرت مرزا مسرور احمد نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ جماعت سویڈن کے مقامی امیر نے سویڈن کا جھنڈا لہرایا اور امام جماعت احمدیہ نے دعا کروائی۔ اس کے مابعد سویڈن کی حکومت کی طرف سے حفاظتی عملہ پولیس کے Escort کے ساتھ امام جماعت احمدیہ جلسہ گاہ ایرکس برگ ہال میں تشریف لائے جہاں حضور انور نے ٹھیک دو بجے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ عالمی سیٹلائٹ کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر کیا جا رہا تھا۔

اخبار نے مزید لکھا کہ جماعت احمدیہ سویڈن کے سات صد کے قریب اراکین سارے سویڈن میں پھیلے ہوئے ہیں اور گوتھن برگ شہر میں جہاں ان کی مسجد واقع ہے تین سو کے قریب احمدی مقیم ہیں۔ باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ سویڈن ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر یہی وہ واحد جماعت ہے جن کی اپنی مسجد ہے۔ یہ مسجد ۱۹۷۶ء میں تعمیر کی گئی اور یہ سویڈن کی سب سے پہلی مسجد تھی۔ بعد میں اس مسجد میں توسیع کرتے ہوئے اس کی جگہ پہلے سے تین گنا بڑی مسجد ۱۹۹۹ء میں تعمیر کی گئی۔ جس کی تعمیر ۲۰۰۰ء میں مکمل ہوئی۔

اس اخبار نے بعض احمدی احباب کے انٹرویو بھی شائع کئے۔ اخبار نے مزید لکھا کہ ۱۸۸۹ء میں حضرت مرزا غلام احمد نے پنجاب ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور اب ان کے پڑپوتے جماعت احمدیہ کے موجودہ خلیفہ ہیں جو گوتھن برگ تشریف لائے ہوئے ہیں۔

جماعت احمدیہ ہر قسم کے تشدد سے اجتناب کرتی ہے۔ ان کے نزدیک جہاد کا سب سے بڑا ہتھیار تبلیغ ہے۔

۞......اس اخبار Gotenborg Posten کے علاوہ ہفتہ ۱۷ ستمبر کے روز سویڈن کے نیشنل ریڈیو P1 نے اپنی بارہ بجے کی خبروں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سویڈن آمد اور جلسہ سالانہ کے انعقاد کا ذکر کیا۔

۞...... سویڈن کی نیشنل نیوز ایجنسی T.T (Tidingarnas - Telegram) نے بھی حضور انور کی سویڈن (آمد) مسجد ناصر گوتھن برگ کی نئی تعمیر اور سکنڈے نیویین ممالک کے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے بارہ میں خبریں سویڈش میڈیا اور پریس کو مہیا کیں۔

اس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور انور کی آمد کے ساتھ ہی ایسے سامان پیدا ہوئے کہ سارے ملک میں حضور انور کی سویڈن آمد مسجد ناصر اور جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبریں اور حضور انور کا پیغام پہنچا۔ الحمد للہ۔ جب کہ اس سے قبل سویڈش میڈیا تک رسائی بہت مشکل تھی۔ اخبارات میں جماعت کے خلاف شائع ہونے والے بعض مضامین کا جواب شائع کروانا بھی بہت مشکل بنا ہوا تھا اور اب حضور انور کی اس سرزمین پر آمد کے ساتھ ہی سویڈش میڈیا اور پریس میں غیر معمولی تبدیلی آئی ہے اور ایک انقلاب پیدا ہوا ہے اور جماعت کی ترقی اور کامیابی کے لئے نئے دروازے کھلے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

18 ستمبر 2005ء بروز اتوار:

صبح پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج سکنڈے نیویین ممالک کے جلسہ سالانہ کا آخری روز تھا۔ جلسہ کی اختتامی تقریب کے لئے تین بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد ناصر گوتھن برگ سے جلسہ گاہ کے لئے پولیس اسکورٹ میں روانہ ہوئے۔

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس

چار بجے حضور انور نے جلسہ گاہ میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ سالانہ کی

اختتامی تقریب کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مشہود الحق صاحب نے کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم یوسف صلاح الدین نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام:

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

خوش الحانی سے پڑھا۔

اس کے بعد جلسہ کی اختتامی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں سے گوتھن برگ (Gotenborg) کے ڈپٹی میئر جان ازیری (Jnon Ahlberg) نے مختصر تقریر کی۔ انہوں نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور گوتھن برگ میں جلسہ کے انعقاد کا ذکر کرتے ہوئے ان کو دعوت دینے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا اور اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

اس کے بعد Mr Frank Anderson سوشل ڈیموکریٹ پارٹی صوبہ گوتھن برگ کے چیئرمین جو کہ صوبہ گوتھن برگ کی بلدیہ کے چیئرمین بھی ہیں نے حاضرین جلسہ سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں آپ کا بہت ممنون اور مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔ نیز کل کے عشائیہ میں جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے اعزاز میں دیا گیا تھا اس میں بھی شمولیت کا اعزاز بخشا۔ میری دلی تمنا ہے کہ آپ کا یہ جلسہ ہر طرح سے کامیاب ہو۔

انہوں نے کہا کہ گزشتہ تیس سال میں صوبہ گوتھن برگ میں بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں۔ اس وقت گوتھن برگ کے تین فیصد شہری ایسے ہیں جو کسی دوسرے ملک میں پیدا ہوئے لیکن اب یہاں آباد ہیں۔ ہمیں انہیں سویڈش معاشرہ کا ایک فعال شہری بنانے کے لئے بہت سے امور کی طرف توجہ دینی پڑی۔ ان تمام امور میں آپ کی جماعت احمدیہ کے ایک رکن اور ہماری پارٹی کے فعال رہنما نے ہمیشہ اپنے بھرپور تعاون سے نوازا۔ آخر پر موصوف نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

اختتامی خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ جلسہ سالانہ کے اختتامی خطاب کے لئے جونہی ڈائس پر تشریف لائے تو سارا ہال نعروں سے گونج اٹھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 57 کی تلاوت کے بعد فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری اس تقریر کے ساتھ سکینڈے نیوین ممالک کا جلسہ سالانہ اختتام کو پہنچے گا۔ ان دنوں آپ نے مختلف موضوعات پر تقاریر سنیں جو یقیناً آپ کی روحانی ترقی کا باعث بنی ہوں گی۔ یہ دن آپ کو خدا کا قرب پانے کی طرف لے جانے والے ہوں گے۔

حضور نے فرمایا: آپ لوگوں کو خدا کی رضا اور تقویٰ کے حصول کی طرف جو توجہ پیدا ہوئی ہے یہ توجہ آپ کے دلوں میں دائمی اور ہمیشہ رہنے والی ہو اور آپ روحانیت میں ترقی کرتے چلے جانے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: روحانیت میں ترقی جہاں خدا کی عبادت کرنے سے ہوتی ہے وہاں اس خدا کے حکم کے مطابق اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنا اور آپس میں صلح صفائی سے رہنا ضروری ہے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ان جلسوں کا مقصد آپس میں مودّت و محبت کو بڑھانا قرار دیا ہے۔ پس ایک دوسرے سے محبت اور احسان کا سلوک کرنے کی طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے۔ تبھی آپ خدا کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ تبھی روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں گے، تبھی کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے ان تین دنوں میں فائدہ اٹھایا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خدا سے تعلق تبھی ثابت ہوگا جب اس کی مخلوق سے بھی تعلق ہو۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے بارہ میں اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا: ”اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس جلسہ میں ہمارے اندر روحانی تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور اس کو جاری رکھنا ہے تو خدا سے اپنا معاملہ صاف رکھیں۔ اور خدا سے معاملہ اس وقت صاف ہوگا جب بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اور بندوں کے حقوق اس وقت ادا ہوں گے جب بنی نوع انسان کے سا ہمدردی ہوگی۔ کسی کو تکلیف، دکھ نہیں دینا، جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچانی۔

حضور نے فرمایا: جب عمومی طور پر خدا کی مخلوق سے ہمدردی ہے تو پھر اپنے دینی بھائیوں سے کس قدر محبت و شفقت کا سلوک ایک احمدی کو کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ﴾ کہ وہ ایک دوسرے سے محبت کا سلوک کرنے والے ہیں۔ تو ایک احمدی کو دوسرے احمدی کے جذبات کا، اس کی تکلیف کا کس قدر خیال رکھنا چاہئے۔ یہ روح ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

حضور نے فرمایا: ایک احمدی جس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مانا اور یہ عہد کر کے مانا، یہ وعدہ کر کے مانا کہ ایک دوسرے سے ہمدردی رکھیں گے تو ایک احمدی کو کس قدر اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے، اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کرے بلکہ احسان کا سلوک کرے اور تمام معاملات میں بڑھ چڑھ کر شفقت کرنی ہے۔ آپ میں یہ احساس ہوگا تو تب آپ اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔ اور جماعتی لحاظ سے ترقی کی منازل طے کر سکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو خدا کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اس نے اس کو توفیق دی کہ وہ جماعت میں شامل ہے۔ لیکن اگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے، آپؑ کی خواہشات کے مطابق اپنی زندگیاں نہیں ڈھال رہے تو یہ خدا کی ناشکری ہے۔ ہر احمدی کو اس کا جائزہ لینا چاہئے اور خدا کے احسان پر شکرگزار ہونا چاہئے کہ خدا نے ہمیں اس زمانے میں مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

حضور نے فرمایا: ہر فرد جماعت کو ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ کہیں ایسی حرکت سرزد نہ ہو جائے جو زمین میں فساد کا موجب بنے۔

حضور نے فرمایا: ہمیشہ آپ کے سامنے یہ بات رہنی چاہئے کہ میں نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے اور دنیا کو بتانا ہے کہ جس مسیح نے آنا تھا وہ آ چکا ہے۔ لیکن ہم اس کو ماننے والے اور محبتوں کا پیغام دینے والے ہیں۔ لیکن اگر ہمارے گھروں میں بے سکونی ہے، میاں بیوی کے جھگڑے ہیں، بچے ماں باپ سے بیزار ہیں۔ ایک احمدی سے دوسرے احمدی محفوظ نہیں۔ اگر کسی احمدی کا ہمسایہ اس سے تنگ ہے تو پھر اصلاح کرنے والے نہیں بلکہ فساد کرنے والے ہیں۔

حضور نے فرمایا: پس ہر احمدی کو دنیا سے فساد دور کرنے کے لئے اپنی اصلاح کرنی ہوگی۔ اپنی انا کو ختم کرنا ہوگا۔ نہ صرف یہ باتیں ختم کرنا ہوں گی بلکہ ہر جگہ محبتیں پھیلانی ہوں گی۔ لیکن یہ سب کام انسان اپنے زور بازو سے نہیں کر سکتا۔ یہ سب کچھ خدا کے فضلوں سے ہوگا۔ خدا کے فضل حاصل کرنے کے لئے اس کے آگے جھکنا اور اس کے آگے گڑگڑانا ضروری ہے۔ اور حقیقی طور پر گڑگڑانا اس وقت ہوگا جب آپ کے اندر عاجزی پیدا ہوگی اور یہ خیال پیدا ہوگا کہ میں اللہ کے سب بندوں میں سے سب سے زیادہ گنہگار ہوں۔ جب عاجزی کی یہ شکل بنے گی تو پھر لوگوں سے تعلق میں بھی کسی قسم کی انا اور خود پسندی کی حالت نہیں آئے گی، برا خیال نہیں آئے گا، کسی کو نقصان پہنچانے کا خیال نہیں آئے گا۔ کسی جگہ یہ خیال نہیں آئے گا کہ جماعت میں ہر جگہ میرا ہی وجود نظر آئے۔ میرے علاوہ جو دوسرا شخص اچھا کام کرنے والا ہو اس کو خلیفۂ وقت کی نظروں میں گراؤ۔ یہ فساد کی سوچ ہے۔ ایسے لوگ جتنے بھی سجدے کرتے رہیں یہ عاجزی کے سجدے نہیں ہوتے، دکھاوے کے سجدے ہوتے ہیں، منہ پر مارے جانے والے سجدے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انسان کی کنہ کو جانتا ہے، دلوں کا حال جانتا ہے۔ سب کچھ جانتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر اللہ کے پیار کو حاصل کرنا ہے تو اپنے بھائیوں کے ساتھ اپنے رویے درست کرنے ہوں گے۔ جب آپ اپنے بھائیوں کے ساتھ اپنے رویے درست رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ میں شفقت کا سلوک کرتا ہوں۔ یہ محبتیں پھیلانے والے اور میری رحمت سے حصہ پانے والے ہوتے ہیں۔ میری رحمت کی آغوش میں آنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت اس انتظار میں ہوتا ہے کہ کس طرح میرا بندہ کوئی نیکی کرنے والا ہو اور میں اس کو جزا دوں۔

حضور انور نے فرمایا: پس فساد نہ کرنا، محبتیں بکھیرنا اور خدا کا خوف دل میں رکھنا، یقیناً انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتا ہے۔ پس اپنی جھوٹی اناؤں کو ختم کر کے، اپنی نفسانی خواہشات کو ختم کر کے اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کرو۔

حضور انور نے فرمایا: ایک طرف تو ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ احمدی ہونے کے بعد ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے اسلام کا صحیح ادراک حاصل ہوا ہے۔ اور دوسری طرف چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہمارے دل پھٹ رہے ہوں۔ ہمارے دلوں میں کینے پل رہے ہوں تو یہ دعوے جھوٹے ہیں۔ جماعت نے ترقی کرنی ہے۔ کسی شخص کی چالاکیوں سے نہیں ہونی بلکہ خدا کے فضلوں سے ہونی ہے اور خدا کے فضلوں کے وہی وارث ہوں گے جو تقویٰ پر چلنے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہو کر ان باتوں کی ہلکی سی جھلک بھی اگر کسی میں ہے تو اس کو اپنے آپ کو پاک کرنا ہوگا، اپنی اصلاح کرنی ہوگی۔

حضور نے فرمایا: یاد رکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت نے بڑھنا، پھیلنا اور پھولنا ہے۔ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ کہیں ہم اس مقصد سے ہٹ تو نہیں رہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: پس آپ نے ان برائیوں کو ختم کرنا ہے۔ برائیاں ختم کریں گے تو اپنی ترقی کے ساتھ دیکھیں گے جماعتی ترقی کی رفتار بھی تیز ہوگی۔ ذاتی اناؤں کی بجائے جماعتی مفاد دیکھیں گے تو خدا تعالیٰ رحمت کا سلوک فرمائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: خدا کا پیار حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ خدا کرے ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات کی تکمیل کرنے والا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہو کر صرف منہ سے احمدی کہہ دینا کافی نہیں ہوگا۔ صرف احمدی کہہ دینے سے آپ کے کاموں میں برکت نہیں پڑے گی۔ جب تک ہر احمدی اپنا جائزہ نہیں لیتا اور اپنی اصلاح نہیں کرتا۔

حضور انور نے فرمایا: پس آپ میں سے ہر ایک ان برکتوں سے حصہ پانے والا ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات سے اس زمانہ میں وابستہ ہیں۔ اور کوئی احمدی ان لوگوں میں شمار نہ ہو جو بدی، خباثت، بدنفسی اور فتنہ انگیزی کا نمونہ ہیں۔ اللہ ان پر رحم فرمائے اور آپ ان لوگوں میں شامل ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات پر پورا اترنے والے ہیں۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ سب کو خیریت سے اپنے گھروں میں لے جائے۔ ہر شر اور فتنہ سے آپ کو محفوظ رکھے۔ آپ سب کو محبتوں کا سفیر بنائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہا۔ خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی جس کے ساتھ سکینڈے نیوین ممالک کا یہ پہلا مشترکہ جلسہ سالانہ اپنے انتہائی مبارک اور کامیاب اختتام کو پہنچا۔

دعا کے بعد احباب جماعت نے پرجوش اور والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے۔ نعروں کا یہ سلسلہ کچھ دیر تک جاری رہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور کچھ وقت کے لئے لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ اس موقع پر بچیوں کے مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ خواتین نے بھی نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ لجنہ جلسہ گاہ کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور باہر تشریف لے آئے اور پھر یہاں سے پولیس کے اسکورٹ میں مسجد ناصر گوتھن برگ کے لئے روانگی ہوئی۔ جہاں پہنچنے کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

فیملی و انفرادی ملاقاتیں

بعد ازاں سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ چھ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج سویڈن کی دو جماعتوں گوتھن برگ اور مالمو (Malmo) کے علاوہ ناروے، فن لینڈ، جرمنی اور پاکستان سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ اس طرح کل 27 فیملیز کے 98 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات آٹھ بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سکینڈے نیوین ممالک کے اس پہلے جلسہ سالانہ میں ناروے، سویڈن اور ڈنمارک کے علاوہ فن لینڈ، جرمنی، UK، بلجیم، پاکستان اور امریکہ سے بھی بعض احباب و فیملیز شامل

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی

ALFAZAL JEWELLERS
Rabwah

الفضل جیولرز ربوہ

الیس اللہ بکاف عبدہ

فون: 04524-211649
04524-613649

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

ہوئیں۔ اس جلسہ سالانہ پر حضور انور کے خطابات MTA کے ذریعہ

سکینڈے نیوین ممالک میں جماعتیں چھوٹی ہیں اور احباب بڑے لمبے سفر کر کے جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچے تھے۔ مجموعی طور پر حاضری ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ تھی جو ان ممالک کے لحاظ سے بڑی تعداد ہے۔ جماعت سویڈن جہاں جلسہ منعقد ہوا ان کی اپنی حاضری گزشتہ سال کے ان کے جلسہ کی نسبت دوگنی تھی۔

پولیس نے جلسہ کے تینوں دن حضور انور کے قافلہ کو مسجد ناصر گوتھن برگ سے جلسہ گاہ جاتے اور واپس آتے ہوئے Escort کیا اور پولیس کا ایک دستہ تینوں دن ہمہ وقت جلسہ گاہ میں ڈیوٹی پر موجود رہا۔ پولیس کے افسران خود ڈیوٹی پر آگے اور قافلہ کو Escort کرتے رہے۔

جلسہ کے اختتام کے بعد جب جماعت کی انتظامیہ نے پولیس کے افسران کا شکریہ ادا کیا تو جواباً ان لوگوں نے کہا: شکریہ ہم لوگوں نے آپ کا ادا کرنا ہے کہ یہاں اس طرح کے اجتماع ہوتے ہیں تو ہمیں مصیبت پڑی ہوتی ہے۔ مقدمات پر مقدمات درج ہوتے ہیں۔ آپ لوگ دنیا کے کئی ممالک سے آئے ہوئے تھے لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ آپ سب چھوٹے بڑے مرد خواتین بوڑھے بچے تمام ایک آواز پر چل رہے ہیں۔ وقت کے مطابق اتنی بڑی تعداد کھانا کھاتی پھر سب وقت پر عبادت کرنے اندر چلے جاتے تھے۔ آپ کمال کے لوگ ہیں۔ آپ نے ہمارے ساتھ مکمل تعاون کیا اور تینوں دن پُر امن فضا قائم رکھی۔ آپ کس اسلام سے وابستہ ہیں؟

عربی میں محاورہ ہے "وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ" کہ جس بات کی غیر گواہی دے دے وہ یقیناً سچی، حقیقی اور قابل تعریف بات ہوتی ہے۔ پس آج ہم اسی اسلام سے وابستہ ہیں جو آنحضرت ﷺ لائے تھے۔ اور آپ کی انہی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں جو آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم تک پہنچائیں۔ اور آج ہم آپ کے پانچویں خلیفہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک آواز پر اٹھتے ہیں اور بیٹھتے ہیں۔ اور آپ کی ہر آواز پر لبیک کے علاوہ کوئی اور کلمہ ہمارے منہ سے نہیں نکلتا۔ پس آنحضرت کا یہی اسلام ہے اور یہی تعلیم ہے جس سے ہم وابستہ ہیں۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

19 ستمبر 2005ء بروز سوموار:

صبح پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ناصر گاتھن برگ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

آج پروگرام کے مطابق سویڈن سے ناروے کے لئے روانگی تھی۔ صبح ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ احباب جماعت گاتھن برگ مرد خواتین اور بچے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی مسجد ناصر جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس موقع پر موجود تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا،، خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا، بچیوں نے الوداعی دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور نے بچوں اور بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔

قریباً دس بجے حضور انور نے دعا کروائی جس کے بعد قافلہ پولیس کے Escort میں گوتھن برگ (سویڈن) سے اوسلو (Oslo) (ناروے) کے لئے روانہ ہوا۔ گوتھن برگ سے اوسلو کا فاصلہ 320 کلومیٹر ہے۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق پولیس نے گوتھن برگ شہر سے باہر ایک معین حدود تک قافلہ کو اسکورٹ کیا۔ اس کے بعد واپس جانے کی اجازت چاہی۔ راستہ میں بارڈر کراس کرنے کے بعد ایک جگہ کچھ دیر کے لئے رکے جہاں مکرم امیر صاحب ناروے نے اپنے وفد کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ پھر قافلہ آگے روانہ ہوا۔

اوسلو (ناروے) میں ورود مسعود

دوپہر دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد نور (Noor Moske) ناروے پہنچے۔ جہاں ناروے کی تمام جماعتوں سے آنے والے احباب جماعت مرد و خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ناروے کا یہ پہلا دورہ ہے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی مسجد نور، اوسلو کے بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو رنگا رنگ کے لباس میں ملبوس بچیوں نے استقبالیہ نغمات پڑھنے شروع کر دئے۔ خواتین اپنے ہاتھوں میں سفید رومال لئے ہوئے ہلا ہلا کر اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ دوسری طرف لاؤڈ سپیکر پر مسلسل نعرے بلند کئے جا رہے تھے۔

حضور انور کی آمد کے بعد سب سے پہلے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب ناروے نے ناروے کا قومی پرچم لہرایا۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ان بچیوں کے پاس تشریف لے گئے جو مسلسل خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ بچیوں نے اپنے پیارے آقا پر گلاب کی پتیاں نچھاور کیں۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے بچیوں کے پاس کھڑے رہے۔ مسجد نور اوسلو کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف مرد حضرات اور دوسری طرف خواتین مسلسل اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ احباب جماعت مرد خواتین بچے بوڑھے سبھی خوشی و مسرت سے معمور تھے۔ آج ان کے پاس پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور مسجد نور سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

دو بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور اوسلو میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے امیر صاحب سویڈن، مبلغ انچارج سویڈن اور سویڈن سے قافلہ کے ساتھ آنے والے بعض دوسرے جماعتی عہدیداران کو شرف مصافحہ بخشا۔ یہ سب احباب حضور انور کو گوتھن برگ سے اوسلو تک چھوڑنے آئے تھے۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ جاری تھا کہ چھ بجے کے قریب اوسلو شہر کے میئر Per Diltlir Simonsen حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ملاقات کے دوران میئر نے حضور انور کو اوسلو (Oslo) میں تشریف آوری پر خوش آمدید کہا اور حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ بار بار تشریف لائیں۔

میئر نے اوسلو شہر کے متعلق بتایا کہ ہم اسے خوبصورت بنا رہے ہیں اور اوسلو کی بڑی جھیل کے گرد تفریح کے مواقع پبلک کے لئے مہیا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

میئر نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ناروے کو اس ملک کے قدرتی مناظر کے حسن کی وجہ سے بہت پسند کرتے تھے۔ میئر نے بتایا کہ وہ حضورؒ سے مل چکے ہیں۔ انہوں نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے حالات اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ کے لئے حالات سازگار ہوں اور جماعت کو اپنے عقائد کے مطابق عبادت کرنے اور اظہار کرنے کی آزادی ہو۔

حضور نے فرمایا کہ پاکستان میں اس وقت سیاسی صورتحال وہی ہے جو پہلے تھی۔ حضور انور نے جہاد کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا مؤقف بیان فرمایا اور تفصیل کے ساتھ بتایا کہ اصل جہاد کیا ہے۔

میئر نے بتایا کہ ناروے میں آپ کی جماعت معاشرتی بہبود کے لئے مثبت کردار ادا کر رہی ہے۔ اور وہ جماعت احمدیہ سے اس لئے بھی بہت متاثر ہیں کہ نظریہ جہاد میں آپ کا مؤقف دوسروں سے مختلف ہے اور حقیقی ہے۔

حضور انور نے امیگریشن کے قوانین کے بارہ میں بھی میئر سے گفتگو فرمائی اور فرمایا کہ کافی سخت ہیں۔ میئر نے بتایا کہ سرکاری پالیسی ہی ایسی ہے۔ قریباً نصف گھنٹہ تک مختلف امور پر تبادلۂ خیال ہوتا رہا۔ میئر سے ملاقات ساڑھے چھ بجے تک جاری رہی۔

آج شام جب اوسلو کے میئر Per Diltlir Simonsen حضور انور سے ملاقات کر کے واپس گئے تو انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں حضور انور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں بہت سارے لوگوں سے ملتا رہتا ہوں لیکن حضور کی شخصیت نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ ایک بہت ہی نیک اور شریف النفس انسان ہیں۔ اس کے علاوہ میرا تاثر یہ ہے کہ یہ نہایت ذہین ہیں۔

اس کے بعد فیملی ملاقاتیں دوبارہ شروع ہوئیں جو رات 8:30 بجے تک جاری رہیں۔ ناروے کی تین جماعتوں Lorenskog، Toyen اور Furuset کی پچاس فیملیز کے 252 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔

نمازوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور اوسلو میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ ناروے میں حضور انور کا قیام مسجد نور اوسلو کے ملحقہ رہائشی حصہ میں تھا۔

مسجد نور (Nor Moske) اوسلو (Oslo) شہر کے وسط میں ناروے کے مشہور پارک فروگنر (Frogner) کے قریب فروگنر سٹریٹ پر واقع ہے۔ یہ علاقہ اس لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے کہ یہاں اکثر غیر ملکی سفارت خانے ہیں۔

اس علاقہ میں بڑے بڑے ستونوں کے ساتھ بنی ہوئی یہ منفرد اور ممتاز عمارت 1980ء میں جماعت ناروے نے خریدی تھی۔ یہ بلڈنگ بطور مشن ہاؤس صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت خریدی گئی۔ 1980ء کے دورۂ یورپ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اس کا افتتاح فرمایا۔ اس عمارت کا رقبہ نصف ایکڑ سے زائد ہے۔ اس بلڈنگ میں دو ہال ہیں۔ ایک خواتین کے لئے اور دوسرا مرد حضرات کے لئے بطور مسجد استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دفاتر اور لائبریری ہے۔ بلڈنگ کے دوسری منزل پر رہائشی حصہ ہے اور دو فلیٹ تعمیر کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹی وی سٹوڈیو ہے جہاں پروگرام تیار ہوتے ہیں اور جماعت کا اپنا ٹی وی سٹیشن ہے جہاں ہفتہ میں چھ گھنٹے ناروے کے نیشنل ٹی وی "NRK" کے لئے پروگرام On Air کئے جاتے ہیں۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ اور پھر اس کا ترجمہ یہیں سے On Air کیا جاتا ہے۔ اور ناروے کے نیشنل ٹی وی "NRK" پر نشر ہوتا ہے۔ جماعت ناروے کا یہ پہلا مقامی ٹی وی سٹیشن 1994ء میں قائم ہوا تھا۔

اس کے علاوہ مسجد نور کے بیرونی احاطہ میں ایک کمرہ "ریڈیو اسلام احمدیہ" کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ جماعت احمدیہ ناروے کا اپنا ریڈیو سٹیشن ہے جو 1985ء سے قائم ہے۔ یہاں سے ریڈیو کی نشریات کیبل کے ذریعہ ایک کمپنی کو دی جاتی ہیں جو اوسلو (Oslo) کا لوکل ریڈیو ہے۔ "ریڈیو اسلام احمدیہ" سے روزانہ دو گھنٹے کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔

ناروے میں جماعت احمدیہ کا قیام 1957ء میں مکرم سید کمال یوسف صاحب کے ذریعہ ہوا۔ ناروے کے ابتدائی احمدیوں میں سے پہلے احمدی مکرم نور احمد بولستاد صاحب ہیں۔ انہوں نے 1957ء میں احمدیت قبول کی۔ نور احمد بولستاد صاحب جماعت احمدیہ ناروے کے امیر اور اعزازی مبلغ بھی رہ چکے ہیں اور اللہ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

بدر خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینیجر)

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ قادیان کی جلسہ گاہ میں فرش پر گھاس اور میٹ ڈال کر بیٹھنے انتظام کیا جاتا ہے اور لوگ بڑی خوشی اور آزادی سے جہاں چاہیں بیٹھ جاتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے احباب کے لئے جو نیچے بیٹھنے سے معذور ہیں یا بعض عہدیداروں کے لئے کرسیوں کا بھی انتظام کیا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ انتظام بہت محدود ہوتا ہے لیکن عین جلسہ کے دن کرسی کا ٹکٹ طلب کرنے والوں کا ہجوم ہو جاتا ہے اور بدنظمی کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ امراء و صدر صاحبان جماعت ایسے مخصوص احباب کے نام اپنی سفارش کے ساتھ 10 دسمبر تک خاکسار کو بھجوادیں اور مستورات کے نام مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کو بھجوادیں تا کہ جنکو ٹکٹ دینے کا فیصلہ ہو جائے ان کے ٹکٹ تیار کر کے قبل از وقت امراء و صدر صاحبان کو بھجوادئے جائیں تا کہ عین موقع پر ان کو اور دفتر کو پریشانی نہ ہو۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol - 54 | Tuesday | 6th Dec 2005 | Issue No. 49

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S.
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S.

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ کی مختصر جھلکیاں

سویڈن میں منعقدہ سکینڈے نیوین ممالک کی جماعتوں کے مشترکہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خواتین سے خطاب اور اہم نصائح، سویڈن کی وزیر مملکت برائے مذہبی امور کی حضور انور سے ملاقات، مسجد ناصر کے احاطہ میں منعقدہ تقریب عشائیہ میں ممبران پارلیمنٹ، وزیر مملکت اور متعدد اہم سرکاری وغیر سرکاری شخصیات کی شمولیت اور جماعت کے پُرامن معاشرتی کردار کو خراج تحسین۔ حضور انور ایدہ اللہ کا تقریب عشائیہ میں خطاب، غیر مسلم معزز مہمانوں کے تأثرات، پریس، ریڈیو اور میڈیا میں دورہ کی کوریج۔

جلسہ کے اختتامی اجلاس سے حضور انور کا خطاب، فیملی وانفرادی ملاقاتیں، اوسلو (ناروے) کے لئے روانگی اور مسجد نور اوسلو میں ورود مسعود، والہانہ استقبال۔ اوسلو کے میئر کی حضور انور سے ملاقات۔ احباب جماعت سے انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔

(سویڈن اور ناروے میں حضور انور کی مصروفیات کی ایمان افروز رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

17 ستمبر 2005ء بروز ہفتہ:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ آج جلسہ سالانہ کا دوسرا دن تھا۔ بارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مستورات سے خطاب کے لئے مسجد ناصر گوتھن برگ سے جلسہ گاہ روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل پولیس کے اسکواڈ کے ممبران نے جو ایک قطار میں حضور انور کی آمد کے منتظر تھے، حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ پولیس کے Escort میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ پہنچے۔ لجنہ کے جلسگاہ کے دروازہ پر صدر لجنہ سویڈن اور دیگر منتظمات نے حضور انور کا استقبال کیا۔

خواتین سے خطاب

ایک بج کر دس منٹ پر لجنہ کے اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ فوزیہ شمس صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں محترمہ سعدیہ منیر صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام،

اے قادر و توانا آفات سے بچانا
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے تشہد وتعوذ وسورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: اس وقت یہاں جو آپ میرے سامنے خواتین بیٹھی ہیں۔ تین سیکنڈے نیوین ملکوں ڈنمارک، ناروے اور سویڈن سے آئی ہیں۔ آپ میں سے اکثر بلکہ تمام تر پاکستان سے تعلق رکھنے والی ہیں اور شاید بعض کا تعلق ہندوستان سے بھی ہو۔ اکثر خاندان تو یہاں پاکستان سے ہی آ کر آباد ہوئے ہیں۔ بعض چالیس پچاس سال پرانے خاندان آباد ہیں ان کی زندگیاں یہاں گزری ہیں۔ بچے پیدا ہوئے، جوان ہوئے، ان کی شادیاں ہوئیں اب ان کے آگے بچے ہیں۔ یہ تمام خاندان جو پاکستان سے ان ملکوں میں آئے ہیں یا تو کسی سختی کی وجہ سے آئے ہیں یا اپنے معاشی حالات بہتر کرنے کی وجہ سے آئے ہیں۔ الحمد للہ کہ یہاں آنے والے تمام خاندان پہلے کی نسبت بہت بہتر معاشی حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا لیکن آپ کے یہ معاشی حالات آپ کو دین سے، اسلام کی خوبصورت تعلیم سے غافل نہ کردیں۔ یہ بہتر معاشی حالات آپ کو اسبات سے غافل نہ کردیں کہ آپ کے باپ دادا نے، بزرگوں نے بڑی قربانیاں دے کر احمدیت کو قبول کیا تھا اور پھر یہ کوشش کی تھی کہ اپنی نسلوں میں احمدیت کو جاری رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: آج آپ اس زمانے کے امام کو ماننے اور اپنے بزرگوں کی قربانیوں کی وجہ سے ہی ان ملکوں میں پرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔ یہاں پر آپ کو ہر طرح کی سہولتیں میسر ہیں۔ بچوں کی تعلیم کے مواقع میسر ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کی وجہ سے خدا کا مزید شکر گزار بندہ بننا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کسی کے ذہن میں یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ یہ سب کچھ میرے خاوند، میرے باپ، میرے بیٹے کے زور بازو کا نتیجہ ہے۔ فرمایا: سب کچھ خدا کے فضل سے ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ خدا کے فضل کا تقاضا ہے کہ آپ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ خدا کے فضل کا تقاضا ہے کہ آپ اپنے بزرگوں کے نام روشن کرنے والی ہوں۔ خدا کے فضل کا تقاضا ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کرنے والی بنیں۔ نہ صرف خود عمل کریں بلکہ اپنی اولادوں کی بھی اس فکر کے ساتھ نگرانی کریں اور ان کی تربیت کریں کہ کہیں وہ مغرب کے آزاد ماحول کی وجہ سے دین سے دور نہ ہٹ جائیں۔ خاص طور پر لڑکوں کی بڑی نگرانی کرنی پڑتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا نئے شامل ہونے والوں میں سے جن میں اکثریت عورتوں کی ہے انہوں نے آپ کے نمونے دیکھنے ہیں۔ جن مقامی عورتوں نے یہاں کے مردوں سے شادیاں کی ہیں وہ ان مردوں کے نمونے بھی دیکھیں گی۔ اس لئے مردوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کی تربیت کریں۔ لیکن عورتوں کے ماحول میں نئی احمدی عورتیں آپ عورتوں کے نمونے دیکھیں گی، لجنہ کے اجلاسوں میں اجتماعوں میں آپ کا اپنا عمل دیکھیں گی، دینی احکام پر آپ کا عمل، آپ کی پابندی دیکھیں گی، آپ کے بچوں کی تربیت دیکھیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کے قول وفعل میں تضاد ہوگا آپ کے رویئے اسلامی تعلیم کے خلاف ہوں گے۔ آپ ایک دوسرے کا احترام نہیں کررہی ہوں گی تو ان کی ٹھوکر کا باعث بنیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اپنے نمونے ان لوگوں کے سامنے قائم کریں۔ ایسے نمونے قائم کریں جو اسلام کی حسین تعلیم کے نمونے ہیں تا کہ نئے شامل ہونے والوں کی تربیت ہوسکے اور آپ کے ان نمونوں کی وجہ سے آپ کے لئے تبلیغی میدان میں وسعت پیدا ہوسکے۔ اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا سکیں۔ تبلیغ کے لئے راستے کھل سکیں جن پر چل کر احمدیت کا پیغام آگے پہنچا سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں آپ کے نمونوں کو دنیا بڑے غور سے دیکھ رہی ہے۔ آج ان ملکوں میں دنیا کے مختلف ممالک کے لوگ آباد ہیں۔ عرب، ترکی اور دنیا کے دوسرے مسلمان ممالک سے آنے والے لوگ آباد ہیں تو ان مسلمان ملکوں کے لوگوں کو جب آپ تبلیغ کرتی ہیں یا مرد تبلیغ کرتے ہیں تو آپ کا اسلام پر عمل اگر ان سے بہتر نہیں ہے تو یہ لوگ آپ سے سوال کریں گے کہ تم میں ہماری نسبت کیا بہتری ہے۔ پہلے بتاؤ کہ تم نے زمانے کے امام کو مان کر اپنے اندر کیا انقلاب پیدا کیا ہے جو کہہ رہی ہو کہ ہم ان کو مان لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا جب ہمارے مبلغ نے ترک عورتوں کو تبلیغ کی، احمدیت کا پیغام پہنچایا تو انہوں نے آگے سے جواب دیا کیا ہم احمدیت قبول کر کے ان عورتوں کی طرح ہو جائیں جو پردہ نہیں کرتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا چند ایک ایسی عورتیں انہوں نے دیکھی ہوں گی جو پردہ نہ کرتی ہوں گی۔ اب دیکھیں ان چند لڑکیوں اور عورتوں کی وجہ سے ان لوگوں نے احمدیت کے بارہ میں بات سننے سے انکار کردیا۔ جماعت کی بدنامی کا موجب یہ عورتیں لڑکیاں علیحدہ بنیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمارے مرید ہمیں بدنام نہ کریں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہو کر ایسی باتوں سے، ایسے امور سے بچنا چاہئے جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں۔ پردہ اسلامی حکم ہے۔ بڑا کھول کر بیان کیا گیا ہے۔

پردہ کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا: میں وہ بات آپ کو کہہ رہا ہوں جو قرآن کے مطابق ہے اور وہ بات آپ کو کہہ رہا ہوں جو قرآن کریم کہہ رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النور کی آیت ۳۲ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اس میں سے بے اختیار ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔ بعض اپنے خاوندوں، باپوں، خاوندوں کے باپوں، اپنے بیٹوں، خاوندوں کے بیٹوں، اپنے بھائیوں یا بھائیوں کے بیٹوں اور بہنوں کے بیٹوں کے سامنے جو زینت ظاہر ہوتی ہے وہ باقی جگہ آپ نے ظاہر نہیں کرنی۔ فرمایا یہ حکم ہے کہ زینت ظاہر نہیں کرنی۔ فرمایا اوپر کپڑا، چادر وغیرہ لینی ہے تو اتنی چوڑی ہو کہ جسم پر بھی آجائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسلامی دنیا میں جہاں بھی پردہ کا تصور ہے وہاں سر ڈھانپنے کا تصور ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی آیت وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ۔ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بڑی چادر کو اپنے سروں سے گھسیٹ کر اپنے جسموں پر لے آیا کریں۔ حضور انور نے فرمایا چہرہ اپنے باپوں، بیٹیوں، بھائیوں وغیرہ کے سامنے کھلا ہوتا ہے لیکن باہر جاؤ تو ننگا نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: سانس لینے کے لئے ناک وغیرہ ننگا رکھا جاسکتا ہے لیکن چہرہ کا باقی حصہ پردہ میں ہونا چاہئے۔ یا تو بڑی چادر لیں۔ اگر برقعہ وغیرہ لینا ہے تو ایسا ہو کہ حکم کی پابندی ہو۔ تنگ کوٹ پہن کر پردہ نہیں رہتا فیشن بن جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر ایک عورت اس بات کا جائزہ لے کہ کیا وہ قرآن کریم کے حکم کے مطابق پردہ کررہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: میں نئی آنے والی خواتین کو کہتا ہوں کہ آپ اپنے نمونے بنائیں۔ اسلامی تعلیمات کی خالص مثال قائم کریں۔ اپنے خاوندوں کو دین پر عملدرآمد کرنے والا بنائیں۔ بچوں کو اسلامی تعلیم دیں۔ دوسری پیدائشی احمدی بہنوں کے لئے بھی مثال قائم کریں۔ بعض دفعہ بعد میں آنے والی پہلوں سے آگے نکل جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا افریقہ، امریکہ اور جرمنی میں ایسی خواتین ہیں جنہوں نے بیعت کی ہے اور وہ مثال بن گئی ہیں۔ فرمایا یہاں بھی ہیں کہ بیعت کی

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں